Vol. II
No. 18

Tuesday
6th October, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

CONTENTS	PAGES.
Business of the House	893
Petition re: Tenancy Bill referred to Petitions Committee..	893
Motion for Adjournment re: Riot in Dharmasagar Village —Admitted	894—896

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 6th October, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

(*See Port I*)

Business of the House

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) - مجھے ایک شارٹ نوٹس کوئسچن دیکر آٹھ دس دن گزرچکے ھیں لیکن اسکی کیا فیٹ (Fate) ھوئی معلوم نہیں - ایسے سوالات کی ارجنسی (Urgency) رھتی ھے اسلئے ھم پیش کرتے ھیں - اس ضمن میں میں آنریبل اسپیکر سے کلاریفیکیشن (Clarification) چاھتا ھوں -

مسٹر اسپیکر - میں دریافت کرونگا -

There is a petition submitted by Shri K. Venkatrama Rao.

Petition Re. Tenancy Bill.

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) - میں نے ٹیننسی ایکٹ کے سلسلہ میں ایک پٹیشن کسانوں کی جانب سے داخل کیا ھے - اسکو پڑھکر سنانے کیلئے اسکی کاپی میرے پاس نہیں ھے - جو پٹیشن پیش کیا گیا ھے وہ مختلف اضلاع (ورنگل - نلگنڈہ اور ضلع حیدر آباد) کے کسانوں نے یہاں حاضر ھوکر اسپیکر صاحب کی خدمت میں پیش کیا ھے - اسمیں یہ ذکر کیا گیا ھے کہ موجودہ جو ٹیننسی ایکٹ ھے وہ ناکافی ھے - اس سے کسانوں کے مسائل حل ھونے والے نہیں ھیں - اور یہ کہ سلکٹ کمیٹی میں یہ قانون جانے کے بعد اسکی حالت بد سے بدتر ھوگئی ھے - اسمیں ریڈیکل چینجس (Radical Changes) کی ضرورت ھے - جو رنٹ برڈن (Rent burden) ھے اسمیں کمی کیجاسکتی ھے - درخواست میں یہ کہا گیا ھے کہ کسانوں کے جو مسائل اور مشکلات ھیں وہ اس قانون سے حل نہیں ھونگے اس وجہ سے ٹیننسی ایکٹ کو اس طریقہ سے ترمیم کیجائے کہ تمام مسائل حل ھوسکیں - اسلئے یہ درخواست جناب اسپیکر صاحب کے ذریعہ سے آنریبل ممبران کے ملاحظہ میں پیش کیگئی ھے تاکہ وہ اس پر غور کریں -

مسٹر اسپیکر - درخواست پٹیشن کمیٹی کے تفویض کیگئی ھے -

Motion for Adjournment re. the Riot at Dharma Sagar Village.

Mr. Speaker : There is an adjournment motion given notice of by Shri V. D. Deshpande. I shall read the notice :

" I hereby give notice of the following motion :—

" That the House do adjourn the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance, namely—

On 3-10-53 between 5 and 8 p.m. the Congress leaders of Warangal taluk with the help of some landlords of surrounding villages, named Raula Mukunda Reddy, Ch. Narsimha Reddy, Solleti Venkatram Narsiah and Madipalli Narsimha Reddy, with a half a dozen licensed T.B. guns and a number of spears raided the Houses of Shri Raj Reddy and Laxma Reddy the President and the Secretaries of the Dharmasagar Village Panchayat Committee. This village is 18 miles from Warangal with a population of 5 thousand. Messrs. Haigrivachary and Ranganaikalu, the Congress leaders of Warangal, led the party.

In the beginning the Goondas beat Laxma Reddy and Kudikelle Venkat Narsu severely, whom they caught hold in a wayside. The local people gathered together there at spot and marched in a procession. The injured persons were sitting in a car which was proceeding with the procession. The Police Guards were there in front of the car. The Goondas stopped the procession, asked the Police to go away and fired on the persons sitting in the car. Gurrappa Veeraayya and Kudikelle Venkat Narsu fell victims and died immediately on the spot. T. Narasihma Reddy is severely injured and is on his death-bed. More than 60 persons have been injured with spears and lathis. Police was there witnessing all these incidents. Terror has been let loose by the Congressmen and the local Zamindars with the help of Goondas and the people are panicky.

Congressmen under the protection of the ruling party are playing with the lives of the people with licensed firearms. The police is totally under the influence of these persons and failed to protect the law and order. The culprits have not yet been brought to the books."

ہوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) - اس واقعہ کے بارے میں وائرلیس مسیج (Wireless Message) کے ذریعہ کل گورنمنٹ کے پاس اطلاع وصول ہوئی - اسکے بعد ہی ڈی - آئی - جی کو روانہ کیا گیا ہے - آج صبح ڈی - آئی - جی کی تفصیلی رپورٹ

وصول ھوئی ھے اسکو پڑھنے کے بعد میرے دل پر جو اثر ھوا وہ یہ ھے کہ یہ واقعہ ایک نہایت ھی افسوسناک اور شرمناک واقعہ ھے - اڈجرنمنٹ موشن کے ذریعہ سے جو واقعات بتلائے گئے ھیں اسمیں بہت سے ایسے واقعات ھیں جو پولیس کی رپورٹ سے ملتے جلتے ھیں جو ھمارے پاس وصول ھوئی ھے - چنانچہ دو ذمہ دار آفیسرس ڈی - یس - پی اور ڈی - آئی - جی دھرم ساگر کیمپ میں ھیں اور فرسٹ ھینڈ انفرمیشن وصول ھوچکا ھے - کچھ مزید واقعات سے بھی میں واقف ھوں لیکن اگر میں انکا انکشاف کروں تو مجھے ڈر ھے کہ جو انوسٹیگیشن (Investigation) ھورھا ھے وہ متاثر ھوگا میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور آنریبل ھاؤز کو یہ اطمینان دلانا چاھتا ھونکہ اس میں بلا رو رعایت کارروائی ھوگی بلا لحاظ اسکے کہ وہ کانگریس من (Congressmen) ھوں یا کوئی اور - قانونی طور پر جس طرح عمل ھونا چاھیئے اسطرح عمل ھوگا اسکی پوری جانچ ھوگی اور یہ مقدمات عدالت میں چلینگے - اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ھوں کہ اسپر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ھے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے (اپاگوڑہ) - جو اڈجرنمنٹ موشن آپکے پاس ھے آنریبل ھوم منسٹر نے اس سلسلہ میں جو معلومات ھیں وہ ھاؤز کے سامنے رکھے ھیں - لیکن اسپر ھاؤز میں ڈسکشن ھونا چاھیئے اس وجہ سے کہ یہی ایک شکایت نہیں ھے یا پہلا واقعہ نہیں ھے بلکہ مسلسل ایک سال سے کانگریس کے نام پر کانگریس کا ایک سکشن وائولنس کا استعمال کررھا ھے - نلگنڈہ میں پی - ڈی - یف کے آفس میں لوگوں کے سر پھوڑے گئے اور گڑبڑ مچائی گئی - اسکے بعد بھونگیر میں اسکو ریپیٹ (Repeat) کیا گیا - کامریڈ روی نارائن ریڈی اور کامریڈ سندریا جیسے ھمارے بڑے بڑے لیڈروں پر حملہ کیا گیا - وہ چیز بھی چیف منسٹر صاحب اور ھوم منسٹر صاحب کی نظر میں لائی گئی تھی لیکن ھمیں پتہ نہیں کہ کیا ھوا -

شری دگمبر راؤ بندو - مقدمات دائر کئے گئے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اسکے بعد یہ واقعہ ورنگل میں پیش آیا کانگریس کا ایک سکشن جان بوجھکر علانیہ طور پر وائولنس کا استعمال کرتا رھا ھے - لیکن آج جو واقعہ ھوا اسمیں (لائسنسڈ ھے یا ان لائسنسڈ) علانیہ طور پر ٹول بور بندوق ھاتھ میں لیکر حملہ کیا گیا - پہلے تو گاندھی جینتی کے نام پر وھاں میٹنگ بلائی گئی . . .

Mr. Speaker : It is not necessary to go into details.

Mr. V. D. Deshpande : I am not going into details.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں ھاؤز کو اس وجہ سے توجہ دلانا چاھتا ھوں کہ تحقیقات ھونگی اور پرٹیکولر کیسس میں اسٹپس لئے جائینگے لیکن یہ ٹینڈنسی پیدا ھوگئی اور دوسری سیاسی پارٹیوں پر فائر آرمس استعمال کئے جارھے ھیں اسکو روکنے کیلئے اگر ھاؤز میں ڈسکشن نہ کیا جائے تو یہ ٹنڈنسی نہیں رکے گی - دوسرے ممالک میں ھم سنتے تھے کہ فاسسٹ وائولنس (Fascist violence) ھے جسکو کانگریس کا

ایک سکشن اپنا رہا ہے - آج ڈیمو کریسی کے دور میں یہ حالت ہے - اس میں ارجنٹ پبلک امپارٹنس بھی ہے اور ریکرنس بھی - اگر اسپر هاؤز میں ڈسکشن کیا جائے تو اسکو روکنے میں بڑی حد تک کمیابی ہوگی - اسلئے میں استدعا کرنگا کہ اسپر ڈسکشن کی اجازت دیجائے (وقفہ) مجھ سے کہا گیا ہے کہ ملزم ابھی گرفتار نہیں ہوئے -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ واقعہ سنگین ہے اور جیسا کہ رول میں ہے امپارٹنٹ بھی ہے - ریسنٹ اکرنس (Recent occurrence) بھی ہے - ایسی صورت میں اسکی اجازت دینے میں کوئی امر مانع ہوتو فرمائیں - (Pause) کسی آنریبل ممبر کو کوئی آبجکشن نہیں ہے اسلئے یہ اڈجرنمنٹ موشن اڈمٹ (Admit) کیا جاتا ہے - لیکن یہ کب لیا جائے - کل اسپر ڈسکشن کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید واقعات بھی معلوم ہونگے -

Shri V. D. Deshpande : I have no objection.

شری دگمبر راؤ بندو - مناسب ہوگا اگرایک آدھ دن اور بڑھایا جائے -

Mr. Speaker: By tomorrow the hon. Minister can get the information. We shall take up this matter tomorrow at 6-30 p.m. I think hour and a half would be sufficient. Now we will proceed to the next item. Shri Mehdi Nawaz Jung.

L. A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill

Minister for Public Works, Medical and Public Health. (Shri Mehdi Nawaz Jung): I beg to introduce:

L.A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill 1953.

Mr. Speaker: The Bill is introduced:

L. A. Bill No. XXX of 1953, the Hyderabad Agricultural Income Tax (Amendment) Bill.

Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): I beg to introduce:

L. A. Bill No. XXX of 1953, of Hyderabad Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker: The Bill is introduced:

* L. A. Bill No. XV of 1953, of the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill.

Mr. Speaker : Now we shall proceed with the continuation of the First Reading of the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill. Yesterday we had tentatively fixed that the notice for 1st Reading would be put to vote at 5 p.m. today, i.e., after the recess. Now I want to know whether the Members require more time or it can be completed as fixed yesterday.

(Pause)

So It appears that it can be put to vote at 5 p.m. Today there is half an hour debate also and it will be taken up at 7-30 p.m. Now we shall continue the first reading of the Agricultural Debtors Relief Bill.

* شری کے-وی-رام راؤ- اسپیکر سر- میں ڈیٹرس رلیف ایکٹ پرمجموعی حیثیت سے بحث کرنے سے قبل اسکے بعض دفعات پر روشنی ڈالنا چاھتا ھوں - اس بل کی اصل روح رواں کلاز (١٦) ھے - اسکے ذریعہ ایک مدت معین کیگئی ھے - دفعہ (٣) میں تین ماہ کی مدت مقرر ھے - دفعہ ١٦ کی رو سے اگر دفعہ ٣ کے تحت درخواست پیش نہو تو قرضہ منسوخ سمجھا جائیگا - یہ دفعہ ١٦ کے لحاظ سے قانون کا نقطہ آغاز ھے دفعہ (٣) کے لحاظ سے ڈیٹر یا کریڈیٹر دونوں میں سے کوئی بھی درخواست پیش کرسکتا ھے - اگر تین مہینے میں درخواست پیش نہو تو دفعہ ١٦ کے لحاظ سے یہ سمجھا جائیگا کہ ایسا کوئی قرض نہیں ھے - اسکے لئے ڈیٹر کی تعریف پر غور کرنا بھی ضروری ھے - اس طرف کے ایک آنریبل ممبر نے بھی یہ بتایا کہ یہ تعریف مبہم ھے - اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ھے - اس میں تین ایسے شرائط عائد کئے گئے ھیں کہ اگر کوئی شخص انکی تکمیل نہ کرے تو وہ مقروض کی تعریف میں نہیں آتا - ایک تو یہ کہ وہ ١٩٣٥ع سے قبل کا ھو - دوسری شرط کے لحاظ سے اگر کوئی شخص اسکے بعد زراعت کرتا رھا ھو - اسکے ساتھ یہ بھی شرط ھے کہ مشاورتی مجلس کا جو پرانے منسوخ شدہ قانون کے لحاظ سے ھو اسکے وجود میں آنے سے قبل کوئی شخص کسی اراضی پر کاشت کرتا رھا ھو تو وہ شخص مقروض کی تعریف میں آتا ھے - اس کے ساتھ ساتھ ان ڈوائیڈڈ ھندو فیملی کو بھی شامل کیا گیا ھے - کسی شخص کو ” مقروض “ کی تعریف میں آنے کیلئے ان سب شرائط کی تکمیل کرنا پڑیگا - ” اینڈ “ کی وجہ سے یہ بات پیدا ھوتی ھے کہ کوئی شخص بھی اس میں داخل نہیں ھوسکتا اسلئے ” ڈیٹر “ کی تعریف میں تبدیلی کرنا ضروری ھے - اس تعریف سے موجودہ صورت میں اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ھوگا - بمبئی ایکٹ سے بلا سوچے سمجھے اسطرح اخذ کرلینا مناسب نہیں ھے - اسی طرح ” ڈیٹ “ کی تعریف بھی مبہم ھے - اس میں ” پے ایبل “ یا واجب الوصول ھے - یعنی جو جائز طور پر واجب الوصول ھو یا قانوناً کوئی پاسکتا ھو - اسمیں ایسے قرضہ جات جو بیرون معیاد ھوں یا پرانے ھوں اس قانون کی تعریف میں نہیں آسکتے - یہ میری

رائے ہے - اس میں ” لاقلی ،، کے الفاظ رہنے چاھئیں - اس ” ڈیٹ ،، کی تعریف کو ری ڈرافٹ کرنے کی ضرورت ہے - اس قانون میں آبجکٹیو کنڈیشنس کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے - یہ کوشش کیگئی ہے کہ بمبئی کے ایکٹ میں تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ یعنی جہاں ” بمبئی ،، تھا ” حیدر آباد ،، بنا کر یہاں لاگو کردیا جائے - دفعہ (۳) کے ذریعہ بعض اداروں کو مستثنی کیا گیا ہے - میں اسے پڑھتا ہوں -

"1. Any revenue or tax payable to Government or any other sum due to it by way of loan or otherwise ;

2. any tax payable to a local authority or any other sum payable to such authority by way of loan or otherwise ;

3. any sum due to a co-operative society ;

4. any sum advanced solely for the purpose of financing of crops or for the purpose of seasonal finance as provided in this Act.

5. any sum in respect of which proceedings have been, taken under the Hyderabad Jagirdars Debt Settlement Act, 1952.

6. any sum due under a decree or order for maintenance passed by a competent court; and

7. any sum due to a scheduled bank."

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

اسمیں صرف ضمن (٦) کی حد تک یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شرط جائز ہے - اگر کوئی نفقہ کی تکرار ہوتو وہ ڈیٹ نہیں سمجھا جانا چاہئیے - لیکن بقیہ شرائط واجبی نہیں ہیں - میں اس سلسلے میں دوسری اتھارٹیز بھی پیش کرونگا - اس کے ساتھ ضمن (۴) کے بارے میں -

Seasonal finance or financing of crops.

یہ پورے ایکٹ میں کس مقصد کے تحت رکھا گیا ہے واضح نہیں ہے - ایک آدھ جگہ یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن اسکی وجہ سے کاشتکاروں کو جتنا فائدہ پہنچنا چاہئیے نہیں پہنچتا - دفعہ (۳) ضمن (۴) کے لحاظ سے جس کسی شخص کی کارروائی قرضہ کی تعلق سے پائیگی تو یہ ڈفنس پیش ہوسکیگا کہ میں سیزنل فینانس یا فینانسنگ آف کراپس کے تحت کا ہوں - یہ عذرلنگ کرکے بچنے کی کوشش کیجائیگی - میں یہ نہیں کہتا کہ یہ قانون بالکل ریاڈیکل ہے - لیکن ان الفاظ سے ڈٹرس کو ایک عذر کی گنجائش فراہم کیگئی ہے - اسکے بعد سکشن ۴ اور ۵ کے تحت درخواستیں پیش ہوتی ہیں - اسکے لئے بن سہنے کی مدت رکھی گئی ہے - یہ دونوں کیلئے ہے - اس قانون کا مقصد میں یہ پاتا

ھوں کہ تین مہینوں کے اندر قرضوں کا تصفیہ ھوجانا ضروری ھے - دفعہ (۱۹) میں کوئی مقدمہ یا مرافعہ یا کارروائی جو مال یا عدالت میں چل رھی ھے وہ اسکے زد میں آتی ھے - اس قانون کے لحاظ سے جو رسٹرکشن کا سوال پیدا ھوتا ھے اس میں لمبا چوڑا پروسیجر رکھا گیا ھے - ایک دفعہ اعتراض ھوتو کورٹ میں جانے کے بعد پھر اسکروٹنی کیجائیگی پریلیمنری اشیوز دیکھے جائینگے - دیکھنا چاھیئے کہ اس قانون کے دائرہ میں وہ آتا ھے یا نہیں - اگر آتا ھے تو کارروائی کیجائیگی - اور پھر مکرر منتقل کیا جائیگا - قرض کے تعلق سے کارروائی ھائیکورٹ میں جائے تو وھاں سے پھر اصل عدالت میں یعنی جہاں سے مقدمہ آیا ھے اس عدالت کو رفر کیا جائیگا - اسکی ضرورت نہیں ھے - جب ایک دفعہ منتقلی عمل میں آجاتی ھے تو اسی عدالت کو مکمل اختیارات دیئے جانے چاھئیں - ورنہ لٹی گیشن بڑھتا جائیگا - ایک مرتبہ پریلیمنری اشیوز فریم ھوجانے کے بعد پھر رورٹ ھونے کا اندیشہ ھے - مقروض کے سلسلے میں ایسے اشیوز پیدا ھوسکتے ھیں - کوئی شخص کسی کا متبنّی ھوتا ھے - اس پر قرض کی ذمہ داری عائد ھوتی ھے یا نہیں - ان مسائل کو جانچنے کیلئے اصل عدالت میں کارروائی بھیجنے کیلئے پراویژو رکھا گیا ھے - عدالت منصفی یا سب جج میں روزمرہ ایسے واقعات سامنے آتے ھیں - اس قانون کے تحت بھی پورے مسائل تصفیہ کرنے کا اختیار دیا جانا ضروری ھے - میں دفعہ (۱۹) کے سلسلے میں یہ عرض کررھاتھا -

[*Shri Srinivas Rao Ekhelikar (Chairman) in the Chair.*]

دفعہ ۲۲ کے سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ اسکیلنگ ڈاؤن کوٹ کرنے کے سلسلے میں سنہ ۱۹۳۶ع کے قبل کے قرضہ جات اور ۵۰ کے قبل کے قرضہ جات میں جو ڈسکریمینیشن رکھا گیا ھے میں یہ مانتا ھوں کہ یہ بل کسانوں کے پرانے قرضہ جات کا بوجھ ھلکا کرنے کے سلسلے میں ھے - لیکن ۳۶ اور ۵۰ع کی جو حد قائم کیگئی ھے وہ حد نامناسب ھے - نہ صرف نامناسب ھے بلکہ اگریرین ریفارمس کمیٹی کی سفارشات کے بھی بالکل خلاف ھے - میں گیڈگل کمیٹی کی سفارشات بھی ایوان کے سامنے لانا چاھتا ھوں یہ جو قیود رکھے گئے ھیں اس میں مدت کو آگے بڑھانے کی ضرورت ھے - اس میں ایک چیز یہ بھی ھے کہ سود در سود دلائے جانے کے امکانات ھیں - ان دفعات کی وضع ترکیبی کچھ ایسی ھے -

اسکے علاوہ ان دفعات سے دیہاتوں میں عام مروجہ " دام دوپٹ " کے اصول کے خلاف بھی جانے کا اندیشہ ھے - اس سلسلے میں مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ جہاں سود اصل کے برابر ھوجائے تو یہ سمجھا جائیگا کہ قرض بے باق ھوگیا - ایسی صورت میں مزید دینے کی ضرورت نہیں ھوتی - یہ " دام دوپٹ " کا اصول ھے - اسکے بعد دفعہ ۲۳ میں یہ ھے کہ ایسے رھن نامہ جات جنکی نیچر رھن نامے کی ھے لیکن حقیقت میں وہ بیع نامہ جات ھیں - ایسے دستاویزات جو تکمیل پائے ھیں انکو رھن نامہ قرار دینے کی کارروائی کیجاسکتی ھے - یہ ترقی پسندانہ ھے لیکن دفعہ ۲۳ کو ری ڈرافٹ (Redraft)

کرنے کی ضرورت ہے ۔ یہ جو طریقہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ رہن انگشیہ کی تعریف میں داخل ہوسکتا ہے ۔ مرہٹواڑی میں جو وشواس کا طریقہ ہے کہ رہن اصلی شخص برسترد ہوگا ۔ یہ طریقہ ہے وشواس کا ۔ یہ ہوتا ہے کہ رہن نامہ کے معاملات سے انکار کردیتے ہیں جب عدالت میں جاتے ہیں تو (۹۹) فیصد ایسے مقدمات میں تکمیل کنندہ دستاویز ثابت نہیں کرسکتا کہ یہ بیع نامہ نہیں ہے بلکہ رہن نامہ ہے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ دفعہ کی وضع ترکیب جو ہے اسپر مکرر غور کیا جانا چاہئے اسکے بعد ایسے اشخاص اپنے اپنے اراضیات پاسکتے ہیں ۔ رجسٹری کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ گو یہاں ناٹ وتھ سٹینڈنگ (Notwithstanding) کے الفاظ ہیں مگر کوئی رہن نامہ رجسٹری شدہ نہو تو وہ مدعی علیہ کی حیثیت سے ثابت کرسکتا ہے ۔ اس سلسلہ میں نظائر بھی بہت ہیں ۔ انکے پیش نظر اسکو ری ڈرافٹ کرنے کی ضرورت ہے ۔ اسکے بعد دفعہ ۲۶ کے ذریعہ سرکاری مطالبات کو اس قانون کی زد میں لانے کی کوشش کیگئی ہے ۔ لیکن شکایت یہ ہے کہ جسطرح دفعہ ۲۲ کا حکم لاگو ہوتا ہے اسیطرح اس سلسلہ میں بھی لاگو ہونے کی ضرورت ہے ۔ کوآپریٹیو سوسائیٹیز کے تعلق سے گیڈ گل کمیٹی کی سفارشات بھی اس سلسلہ میں موجود ہیں ۔ کانگریس اگریرین ریفارمس کمیٹی (Congress Agrarian Reforms Committee) نے بھی جو کہا ہے اسکے بعد ملاحظہ میں لاؤنگا ۔ اسکے بعد اوارڈ (Award) کی تعریف جب ہم دیکھتے ہیں کہ کسی شخص کے ذمہ مزید اسکیل اڈاؤن کرنے کے بعد جو فیصلہ عدالت صادر کرتی ہے اوسکے سلسلہ میں بارہ اقساط دئے جاسکتے ہیں ۔ لیکن گیڈ گل کمیٹی اور ریفارمس کمیٹی کی سفارشات یہ ہیں کہ بارہ نہیں بلکہ بیس اقساط دینا چاہئے ۔ ڈیٹر (Debtor) کی اراضی بھی ساہوکار کو منتقل کیجاسکتی ہے اگر ایسے حالات ہوں تو قرضہ بےباق کسی اور طریقہ سے نہیں ہوسکتا ۔ شخصی مقروض کی پراپرٹی کے الفاظ یہاں استعمال کئے گئے ہیں ۔ اس میں جائداد منقولہ بھی داخل ہوسکتی ہے اور غیر منقولہ جائداد بھی ۔ اور ایک جگہ بھی ایک دفعہ ایسی ہے جسکے لحاظ سے شخص مقروض کی اراضیات دائنین کے قبضہ میں جاسکتی ہیں ۔ یہ جو پراسس ہم سمجھ رہے ہیں آج جو پٹہ دار ہیں جو زمین رکھنے والے ہیں وہ اپنی اراضیات سے محروم ہوجائینگے ۔ اس چیز کو روکنا ضروری ہے ۔ اس سلسلہ میں سابقہ حکومت نے قانون انتقال اراضی بنایا تھا اور اب جو قانون لگانداری زرعی اراضی ہم بنارہے ہیں اور جو ترمیمات لارہے ہیں اس لحاظ سے بھی ہم چھوٹے کاشتکاروں کو پروٹکشن (Protection) دینے کے بارے میں سوچ رہے ہیں ۔ قرضوں سے پروٹکشن دینے کا جب سوال ہے تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ لوگوں کو اپنے اراضیات سے ہاتھ دھونے کی نوبت تو نہیں آئیگی ۔ حکومت کا ایک شعبہ اراضیات کو رکھنا چاہتا ہے اور دوسرا شعبہ اراضیات کو منتقل کرنا چاہتا ہے ۔ اسطرح کا کانفلکٹ (Conflict) ہے ۔ بعض دفعات کو میں نے سرسری طور پر ایوان کے ملاحظہ میں لایا ہے ۔ اس قانون میں ایک اچھی چیز میں یہ پاتا ہوں کہ تمام اختیارات عدالتوں کو دئے گئے ہیں ۔

حیدرآباد کی حکومت خود بیٹھکر یہ مسودہ قانون مرتب کرتی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات جوڈیشیری (Judiciary) کی بجائے اگزیکیٹیو (Executive) کودئے جاتے چونکہ بمبئی کے قانون کی نقل کیگئی ہے اسلئے ایسا عمل کیا گیا ہے - یہی چند چیزیں ہیں جنکو میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا تھا - اچھی چیزیں اور انکے ساتھ جو نقائص ہیں انکو ہاؤز کے سامنے رکھنے کے بعد ہمکو یہ غور کرنا چاہیئے کہ آج کے جو ضروریات ہیں کیا انکی تکمیل اس قانون سے ہوسکتی ہے - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ اس قانون کا آج کل کے آبجکٹیو کنڈیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے - آج کوئی درخواست پیش ہوجائے تو ایک دائن کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے بہی کھاتے پیش کرے تو وہ اپنی پول کھلنے کے خوف سے بہی کھاتے عدالت میں داخل نہیں کرتے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ تھا ہم نے پیش کردیا ہے اسکے علاوہ کوئی دستاویز نہیں ہے - دستاویزات پیش کرنے پر اوس کو اوس وقت مجبور کیا جاسکیگا جبکہ وہ بہی کھاتوں کے وجود کو مان لے - اسطرح کا پروسیجرل ڈیفکٹ (Procedural defect) جو ہے میں عرض کررہا ہوں - کہا گیا ہے کہ فارٹی پرسنٹ (Forty per cent) تھرٹی پرسنٹ (Thirty per cent) کٹ کرکے دلانے کی ضرورت ہے - پرانے قرضوں کو وائیپ اوٹ (Wipe out) کرنے اور کیانسل (Cancel) کرنے کی ضرورت ہے - لیکن اس قانون میں کسی طرح اڈجسٹ (Adjust) کرکے یا اراضیات کا کچھ حصہ دائن کے حق میں منتقل کرکے یا آخری صورت یہ کہ اوسکو دیوالیہ قرار دیکر اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں - یہاں صرف نقطہ نظر کا سوال ہے - یہاں دائن کے تعلق سے لبرل دائن کا نقطہ نظر ہے - اس طرح سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکیگا - منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا ہے کہ بھروچہ کمیٹی کی رپورٹ میں ۶۰ کروڑ رورل ڈیٹ (Rural debts) جو بتایا گیا تھا وہ (۱۰۰) کروڑ تک پہنچ گیا ہے - اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ دیہات میں رورل ڈیٹ کا کیا حال ہے اور قرضوں کی جو حالت ہے وہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے اسمیں کسی طرح کی کمی نہیں ہورہی ہے - سنہ ۱۹۵۱ع میں نیشنل الکم کمیٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ رورل ڈیٹ کا اندازہ ۹۳۱ کروڑ لگایا گیا ہے - سنہ ۱۹۳۱ع کی بنکنگ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ غیر منقسمہ ہندوستان میں بھی (۹) سو کروڑ کے لگ بھگ رورل ڈبٹ تھا - تقسیم کے بعد بھی نوسو تیرہ پوائینٹ کچھ کروڑ کا قرضہ تھا - اس لحاظ سے حیدرآباد میں بھی رورل ڈیٹ میں اضافہ ہورہا ہے - دوسری جنگ کے بعد بھی اگرچیکہ پیداوار کی قیمتیں بڑھگئی ہیں لیکن اوس سے بھی کسانوں کو فائدہ نہیں ہوا کیونکہ یہ اعداد چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں - اسطرح حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں - اسمیں کوئی دقت نہیں ہے - چالیس فیصد تک کٹ کرسکتے ہیں - ضابطہ کو ذرا ٹائیٹ (Tight) کرکے وائیپڈ آوٹ (Wiped out) کرسکتے ہیں یعنی حسابات کے لینے کے طریقے سے - اس قانون کو سنہ ۱۹۴۵ تک محدود کیا گیا ہے - اسکے معنی یہ ہونگے کہ صرف آٹھ -

سالہ قرضوں سے متعلق ہوگا ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ ہر شخص جو قرضہ دیتا ہے یہ طریقہ اختیار کیا ہوا ہے کہ پرامیسری نوٹ (Promissory note) مرتب کرا کے قرضہ دیتا ہے دوسری قسم کے دستاویزت کے ذریعہ قرضہ نہیں دیتا ۔ کیونکہ پرامیسری نوٹ ایک سیدھا سادھا طریقہ ہے ۔ دعوے کرنے کی نوبت آئے تو یہ دستاویز سہولت بخش ہوتا ہے اسلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے ۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ قانون کو موثر بنائیں لیکن اس طریقے سے جو اختیار کیا جارہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کی موجودہ شکل سے رورل ڈیٹ کو روکنے کی کوشش کیجائے تو دو فیصد بھی کامیاب ہوسکتی ہے یا نہیں معلوم نہیں ۔ البتہ ایسے قرضہ جو ڈگریوں کی شکل میں زندہ ہیں شاید انکو فائدہ پہنچ سکے ۔ اس سے ۱۰ ہزار کی میگزیمم لمٹ جو رکھی گئی ہے شاید ایسے لوگوں کو فائدہ ہوسکتا ہے ۔ دیہات میں چھوٹے چھوٹے کسان اور زرعی مزدور قرضوں کے بوجھ سے ڈوبے جارہے ہیں انکو بچانے کی ضرورت ہے ۔ اس قانون میں رہن نامہ جات جو بظاہر بیع نامہ جات ہیں انکو رہن نامہ قرار دینے کیلئے جو دفعہ ہے اسکے علاوہ کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے جس سے دیہات کے زرعی مزدوروں کو فائدہ پہنچ سکے ۔ میں ایک اور چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بمبئی میں ڈیٹ رلیف ایکٹ (Debt Relief Act) نافذ ہوا ہے اور اس سے قبل کوئی اور قانون سنہ ۱۸۷۵ میں نافذ کیا گیا تھا اوسکا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ دیہاتیوں پر جب قرضے کا بار بہت بڑھ گیا تو سنہ ۱۸۷۵ میں معاشی کرائیسس (Crisis) پیدا ہوگیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پونہ اور احمد نگر میں کسانوں نے ساہوکاروں کے مکانات میں گھسکر دستاویزات جلا دئے ایسی بغاوت کی ۔ تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی بٹھائی گئی تھی اور اوسکے نتیجہ کے طور پر ایک قانون بنایا گیا یہ قانون ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت میں آگیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پونہ اور احمد نگر سے بڑھ کر خراب حالات آج تلنگانہ ۔ مرہٹواڑی اور پورے حیدرآباد میں ہیں لیکن یہ خراب اور بدترین حالات اور معاشی گراوٹ سے بچانے کے لئے یہ قانون مدد نہیں دے سکتا ۔ اس ہتیار سے دو پرسنٹ لوگوں کو آپ مدد دے سکتے ہیں ۔ ہم اس قانون کا اس حد تک سواگت کرتے ہیں لیکن بقیہ کی حد تک تو یہ ہتیار دیہات کے (۸۰) فیصد لوگوں کا دشمن اور اونکو ہلاک کرنے والا ہے ۔ آپ اس ہتیار کے ذریعہ دیہاتوں میں افلاس کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یہ تو ستیہ گرہ میتھڈ سے بھی گیا گزرا ہے ۔ میں اس قانون کو اگر اس طرح کیرکٹرائز کروں تو غلط نہوگا ۔ اسکے بعد کانگریس اگریرین ریفارمس کمیٹی (جسکے صدر گیدگل تھے) کی رپورٹ میں جو خلاصہ اگریکلچرل فینانس کا کیا گیا ہے اور جسکو حکومت نے قبول کیا اوسکا حوالہ بھی دونگا ۔ ضمن (۳) صاف ہے ۔

It should be obligatory on all creditors to register their claims and submit statements of their assets and liabilities before the Board within a definite period. This provision should apply to dues of the Government, co-operative societies, Bank as well as arrears of rent.

ونٹ ۔ کوآپریٹیو سوسائیٹیز اور قرضہ کے جو شیڈولڈبینکس ھیں اوسکی صراحت ھے شیڈولڈ بنکس اون سے متعلق کرنے کے لئے گیڈگل کمیٹی کی سفارشات ھیں ۔ دفعہ (۳) میں شیڈولڈ بنکس کو مستثنی کیا گیا ھے ۔ اسمیں (۵) میں دام دوپٹ کی سفارشات ھیں ۔ اسمیں پرانے قرضہ جات کو کینسل کرنے کی ضرورت ھے میرا کنٹنشن بھی اس سے پیدا ھوتا ھے ۔ گو یہ سفارش کرتے وقت کمیٹی کے ممبروں نے اپنے آپ پر رسٹر کشنس عائد کئے ھیں کہ اگریکلچرل لیبر کی حد تک جتنے قرضہ جات ھیں اونکو وائپ آف کرنے کی ضرورت ھے ۔ اس میں کہا گیا ھے ۔

We, therefore, recommend that all debts contracted before 1952 should be wiped out and debts contracted after 1942 should be either wiped out or scaled down after an enquiry with regard to the equity of the land and paying capacity of the debtor.

اگسٹ سنہ ۴۲ء کے قبل کے جتنے بھی قرضہ جات ھیں اون کو وائپ آف کرنے کی سفارش کی گئی ھے ۔ ۴۲ء کے بعد کے قرضہ جات کی صورت میں ایک شبہ ظاھر کیا گیا ھے کہ آیا اون کو وائپ اوٹ (Wipe out) کیا جائے یا کسی طرح سے اسکیلڈ ڈاؤن (Scaled down) کیا جائے ۔ یہ پرنسپل مان لیا گیا ھے ۔ لیکن یہ مزید عرض کرنا چاھتا ھوں کہ کسانوں کو جو قرضہ جات دئے گئے ھیں اون کو اسکیلڈ ڈاؤن کرنے کی ضرورت ھے .....

Minister for Education and Rural Re construction. (Shri Devi Singh Chauhan):What is the page number ?

Shri K.V. Rama Rao : Page 93.

انہوں نے ایک بھاری ریمارک بھی کیا ھے ۔ وہ ریمارک میرے الفاظ میں کہنے کی بجائے میں انہی کے الفاظ میں ھاؤز کے سامنے لانا چاھتا ھوں ۔

The Government based its scheme of debt resumption on the principle that maximum annual repayable amount by an agricultural debtor should not exceed three times the annual assessment payable by him.

مہاراجہ بھاؤنگر نے اس ضمن میں کیا اقدامات کئے ھیں اون کو بھی اس میں تجویز کیا گیا ھے ۔ اگریکلچرل ڈیٹر (Agricultural debtor) کی پئینگ کیپاسیٹی (Paying Capacity) کیا ھے اس سلسلہ میں وہ کہتے ھیں ۔

The Government based its scheme of debt resumption on the principle that maximum annual repayable amount by an agricultural debtor should not exceed three times the annual assessment Payable by him

وہ جو سرکاری مالگزاری ادا کرتا ہے اوسکے تین گونے سے زائد قرضہ نہ رہنا چاہئیے - اس لحاظ سے رڈکشن (Reduction) کرنے کی ضرورت ہے - بھاؤنگر میں اس اسکیم پر عمل کیا گیا وہاں جو جو نتائج نکلے کمیٹی نے اونکی تعریف کی ہے - یہ تھے چند ریمارکس جو اس بل کے سلسلہ میں میں نے عرض کئے - ایک اور چیز میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ محض قرضہ جات وائپ آف کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا - اسکے لئے رورل کریڈٹ کا انتظام بھی کرنے کی ضرورت ہے - حکومت کی جانب سے جو کوآپریٹیو سوسائٹیز قائم کیگئی ہیں اونکی آج کل جو کارکردگی ہے وہ ناکارہ اور ناکام ثابت ہوچکی ہے - اسلئے رورل کریڈٹ کے سلسلہ میں اور بھی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے - رورل کریڈٹ کے مسئلہ کا تعلق زمین کے مسئلہ سے ہے اس لئے پہلے تو زمین کا مسئلہ حل کرنا چاہئیے - محض ڈٹ ریڈیم (Debt redeem) کرنے سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں - بلکہ بنیادی اسباب پر غور کرنے کی ضرورت ہے - آج کسان مقروض ہوکر حیدرآباد میں رکشا چلانے پر مجبور ہوگئے ہیں - انہوں نے اپنے مکانات فروخت کردئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے اسکا انالیسس کرنے کی ضرورت ہے - جب ہم اس کا انالیسس (Analysis) کرتے ہیں تو اس بنیادی پرنسپل پر آجاتے ہیں کہ جب تک زمین کا مسئلہ حل نہیں ہوگا اس قانون سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا - اگر اس مسئلہ کو سلکٹ کمیٹی کی لائنس پر حل کرینگے تو وہ حل نہیں ہوگا بلکہ حالات بد سے بدتر ہوجائینگے -

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा) :—माननीय अध्यक्ष महोदय, कल से अिस बिल पर बहस होरही है। और यह बताया गया कि हुकूमत ने यह नहीं किया हुकूमत ने वह नहीं किया। अैसा को अपोजिशन के मेंबर्स हरदम कहा करते हैं। लेकिन यह अेक अैसा कानून लाया जा रहा है जो कि किसानों की बहबूदी के लिये है। और अिसके लिये तो हाअुस को ऑनरेबल मिनिस्टर को मुबारकबाद देनी चाहिये मैं अिसके लिये पहले मिनिस्टर साहब को मुबारक बाद देता हूं। कास्तकारों की और मदयून की भलाअी के लिये यह कानून लाया जा रहा है। जो हमारे गरीब कास्तकार हैं और जिराअती मजदूर हैं और जो मदयून हैं वे साहूकारों के पंजे से नजात हासिल कर सकें अिसके लिये यह कानून है।

अिस कानून के बारें में मैं कुछ सूचनायें ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को देना चाहता हूं। पहली जो सूचना मुझको करनी है वह यह है कि अिस कानून में जो तीन महिने की मुद्दत रखी गयी हें वह मेरे खियाल से बिलकुल ना काफी है। दूसरे कअी ऑनरेबल मेंबर्स ने भी अपना यही खियाल जाहिर किया है कि यह जो मुद्दत रखी गयी है तीन महिने की वह ना काफी है। अिस कानून में पहले के तीन महिने और बाद के दो महिने अैसे कुल पांच महिने की मुद्दत रखी गयी है। लेकिन यह पांच महिने की मुद्दत हालात के लिहाजसे कम है। आज कास्तकारों की जो तालिमी हालत है और मजदूरों की जो तालिमी हालत है अुस लिहाज से यह पांच महिने मुद्दत भी काफी नहीं है। कोअी कानून नाफीज हो तो वह लोगोंकि जिल्म मे आने के लिये भी समय लगता है। जो कानून अखबारों में छापा होता है अुसे मजदूर पढ तो नहीं सकता। अुसे तो पढना लिखना आता नहीं और अुसे पढने की फिकर भी नहीं रहती। अिस लिये यह जो तीन महिने की मुद्दत रखी है या और दो महीने बाद

कर पांच महिने मुद्दत रखी है वह अुसे काफी नहीं है। अगर कोअी अैसी सूरत आती है कि अिस मुद्दत के अंदर अुस को अिसका अिल्म नही हो सकता है तो फिर क्या किया जायेगा। समझिये कोअी कास्तकार यदि किसी मुकदमे मे फसा हो और चार छे महिने के लिये जेल में गया हो और जेल काट रहा हो तो अैसी हालात में ३ या ५ महिने मुद्दत में वह कैसे अपना काम कर सकता है। और तीन या दो महिने के अंदर याने जियादा से जियादा पांच महिने के अंदर वह कैसे दरखास्त दे सकेगा। अगर कास्तकार या मदयुंन पांच महिने से जियादा अरसे के लिये जेल में हो तो फिर अैसी सूरत में अुसको अिस कानून से क्या फायदा हासिल होगा। और अिस कानून से जो फायदा मिलना चाहिये अुससे वह महरूम होगा। अिसलिये अैसी खास सूरत के लिये अिस कानून में कुछ प्रोव्हिजन (Provision) होना जरूरी है जिससे की वह कास्तकार दरखास्त दे सकें। अुनके लिये अिस तरह का अिंतजाम रखना या कानून में प्रोव्हिजन (Provision) रखना जरूरी है।

अिस कानून में अेक सेक्शन यह भी रखा गया है कि किसी वकील को फरिखैन की वकालत करने के लिये मना किया जाय, अुन्हे वकालत करने की अिजाजत नहीं दी गअी है। अिससे जो साहुकार तबका है वह जियादा अकलमंद होने की वजह से फायदा अुठाता है। और वह मदयुंन को फांसने की कोशिश करता है। अिस कानन में वकालतन् पैरवी के लिये मना किया गया है। लेकिन जो दायन रहता है वह जियादा चालाक होता है वह अिसमें से दूसरा रास्ता निकाल लेता है लेकिन आखीर में जो मदयुंन है वह महरूम होता है। मदयुंन के लिये अिसमें कोअी रास्ता नहीं रहता दूसरी बात यह है कि दरखास्त पेश करने के लिये अेक खास नमूना रखा गया है। अुसी नमूने के मबाफिक दरखास्त पेश होनी चाहिये। हमारे कास्तकार तो बिलकूल अनपढ है। वह जो नमुना रखा गया है अुसे वह जान भी नहीं सकते और जो नमुना रखा गया है अुसे वे पढ भी नहीं सकते अुसे वह नमुना लेने के लिये कोर्ट में जाना पडेगा और बहां पर चार आठ आने खर्च करने पडेंगे तब अुसे वह फॉर्म मिल सकेगा।

अिसके बाद कानने मेयाद का सवाल आता है। कानूने मेयादे समाअत जो है अुसके बारे में सोंचना चाहिये। यह जो मेयाद रखा गया है वह मद १५९ के तहत रखा गया है। अिस मेयाद को बढाने की जरूरत है। जो मुदयन रहता है वह अपनी पैरवी नहीं कर सकता है। अिसलिये अुसको वकोलों के जरिये पैरवी करने की अिजाजत देनी चाहिये। दायन और मदयुन दोनों के लिये वकालतन् पैरवी की अिजाजत नहीं रखी गअी हैं यह ठीक नही है। अिसके सिलसिले में मुझको यह कहना है कि दायन के लिये अिस तरह की कैद रखी जाय तो ठीक हैं क्योंकि यह लोग बहुत चालाक होते हैं लेकिन मदयुन के लिये वकालतन् पैरवी करने की अिजाजत देनी चाहिये। साहूकार का मुखत्यार वकील भी बन सकता है। और अुसके बाद फिर वह वकील मुखत्यारन् पैरवी कर सकते हैं। वकील या मुखत्यार दोनों मे से कोअी पैरवी नहीं कर सकता अैसा कोअी साफ मनशा दफे मे नहीं बताया गया है। मुखत्यार तो पैरवी कर सकता है अैसा दफेसे जाहिर हो रहा है। अिस कानून में जो बातें कही गअी हैं अुसमें तो साहूकार तबका पूरे तौर पर जद में नहीं आता है क्योंकि वह ज्यादा चालाक होने की वजहसे कानून की पाबंदी से हमेशा भागने की कोशिश करता है। साहूकार तबका पहले से ही अिससे दूर रहा है। वह तो पहले से ही अिस तरह जकडबंदी कर लेता है कि कानून की जद में न आसके। वह तो पहले से ही कास्तकार या मजदूर जो अुससे कर्जा लेता है अुसको अैसा जकडबंद कर

लेना है कि वह अुसके हाथ से बाहर न जा सके। वह जब ५०० रुपये कर्जा देता है तो अुसके बदले १००० रुपये का दस्तावेज लिखा लेता है। और अेकबाली डिक्री भी जब करता है तो अुनको यह भी मालूम होता है कि कर्जा किस अकसात में चुकाया जा रहा है। और यह अकसात मुकर होने के बाद जो रक्कम वसूल होगी अुसको २ रुपया सैकडा के हिसाब से सूद लगाया जायेगा तो आखीर में कितने रुपये होंगे अुस हिसाब से जुमला रक्कम मिलाकर डिक्री कर लेता है। अिस तरह वे गरीब लोग साहूकारों के जकडबंदी में अैसे फसे रहते हैं की वहां से निकल नहीं सकते। अिसका भी अिनसेदाद होना चाहिये। और यह जो कानून बनाया जा रहा है अुसका जियादा से जियादा फायदा कास्तकारों को और गरीब मजदूरों को मिलना चाहिये।

दूसरी चीज यह है कि अिस कानून में जो दफा २५ है वह विश्वास बय के मुतालिक है। साहूकार लोग बहुत चालाक होते हैं। साहूकार लोग कानूनी जकडबंदी से बचने के लिये सारी चीजों को पहिले ही ठीकठाक करके ही आदलतों में जाते हैं। जब कानून अिन्सेदादे अितेकाल जरअी नाफीज हुआ और अिस कानून के तहत जो केसेस बयनामें के बारें मे रहते थे अुसमें बयनामें को रहननामा ठहराना बडा कठीन था। और कास्तकारों को अिन लोगों ने अुनकी जमीनात से अलग किया और बेलिफ (Bailiff) के जरियेसे कब्जा हासिल किया। और कास्तकार के पास कुछ भी जमीन नहीं रही क्योंकि अुसके दफा (६) की अिबारत बहुत पेचीदी थी अिसलिये जो यह कानून आज नाफीस करने का सोंचा जा रहा है अिसके बारें में भी सोंचा जाना चाहिये कि अिबारत को पेचीदा न बनायें और अिसके लिये भी कोअी सूरत निकाली जाय कि यह बैनामें को आसानी के साथ रहन साबीत कर सकें। जितने बयनामे विश्वास बय के हैं जिनके तहत काफी जमीन को अबतक फरोख्त किया गया है। वह १९४२ के पहले के हैं। दायनों ने काफी कास्तकारों को जमीन वापस देने का वायदा करके जमीन वापस नही दी अिसलिये अिस का न से अिस का भी हल किया जाना चाहिये। बयनामें को रहननामा साबित किया जा सकता है। अैसी साफ गुंजायश अिसमें रखना चाहिये।

अिस तरह ऑनरेबल मिनिस्टर साहब से दरखास्त करके और अुनको फिर अेकबार मुबारकबाद देकर मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

Mr. Chairman: We now adjourn till 5-05 P.M.

The House then adjourned for recess till Five Minutes past Five of the Clock.

The House re-assembled, after recess, at Five Minutes Past Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill

* شری کے - اننت رام راؤ (دیورکنلہ) - مسٹر اسپیکر سر - بہت سے
آنریبل ممبروں نے اس بل اور اس بل کے دفعات پر بہت ہی تفصیل کے ساتھ کافی روشنی

ڈالی ھے - میں ان امور کو مکرر دھرانا نہیں چاھتا لیکن آنریبل منسٹر متعلقه کی توجه بعض دفعات کی طرف مبذول کرانا چاھتا ھوں - (آنریبل منسٹر ھاؤز میں موجود نه تھے)

پہلی دفعه جسکی که متعلق آنریبل منسٹر کی توجه مبذول کرانا چاھتا ھوں (آنریبل منسٹر ھاؤز میں تشریف لائے) - وہ یہ ھے که جہاں ڈیٹر کی تعریف کیگئی ھے وھاں ضمن ۱ میں اگریکلچرسٹ کی تعریف یه کیگئی ھے که اگر کوئی کسان اپنی اراضی لیز پر دے تو اس کسان کو خارج کردیا گیا ھے - حالانکه بہت سے چھوٹے کسان ھوتے ھیں جو اراضیات کے مالک تو ھوتے ھیں لیکن بعض اوقات جانوروں وغیرہ کے مرجانے کی وجه سے یا دیگر وجوھات کی بناء پر اپنی اراضیات کو قول پر دیتے ھیں - ایسی صورت میں چھوٹے چھوٹے کسان اس تعریف سے خارج ھوجائینگے اسلئے آنریبل منسٹر کی توجه اس جانب مبذول کراتے ھوئے میں یه خواھش کرتا ھوں که اسکو حذف کیا جائے -

اسکے بعد ضمن ۶ میں " فینانس آف کراپس " اور " سیزنل فینانس " کی بھی تعریف کیگئی ھے مگر دفعه ۳ میں ان دونوں کو بھی اس قانون کے اثر سے محفوظ کیا گیا ھے - دفعه ۳ کے ضمن ۳ اور ۴ میں

(*iii*) Any sum due to a Co-operative Society & —(*iv*) "any sum advanced solely for the purpose of financing of crops or for the purpose of seasonal finance as provided in this Act".

اس سے تحفظ کیا گیا ھے - حالانکه دیہات میں بسنے والے کسانوں کو موسمی قرضه کی زیادہ ضرورت پڑتی ھے - اسی پر انکی زراعت کا دار و مدار ھوتا ھے - اسلئے میں چاھتا ھوں که دفعه ۳ میں سے ایسے قرضوں کو حذف کردیا جائے -

اکثر و بیشتر کسانوں کے ثالثی فیصله ھوکر انکی جائداد نیلام ھوتی ھے ایسے کسانوں کا بھی تحفظ کیا گیا ھے - وہ چاھیں تو یه قرضه جات اس قانون کی بعض دفعات کے تحت ریڈیوس کرسکتے ھیں - دوسرے ساھوکاروں کی صورت میں عدالتوں کو یه اختیار دیا گیا ھے لیکن کوآپریٹیو سوسائیٹی کے سلسله میں یه اختیار نہیں دیا گیا - بہت سے کسان کواپریٹیو سوسائٹی کے مقروض ھوتے ھیں اسلئے اسکا تحفظ نه کیا جائے تو بہت ھی مناسب ھے -

اسکے بعد دفعه ۱۸ ھے - جونہی درخواست عدالت میں پیش ھوتی ھے اس پر ایشوز قائم ھوتے ھیں - پہلی تنقیح یه ھوگی که آیا وہ ڈیٹر ھے یا نہیں اور دوسری یه که پندرہ ھزار سے زائد قرض ھے یا نہیں - حالانکه بہت سے ایسے قوانین ھیں (قانون قرضه دھندگان وغیرہ) جنکے تحت کوئی شخص بلاحصول لائسنس عدالت میں دعوی دائر نہیں کرسکتا - آیا وہ قرض بین المعیاد ھے یا بیرون معیاد ھے - ایسی تنقیحات دفعه ۱۸ کے تحت قائم نہیں کیگئی ھیں - بلکه تنقیح یه ھوگی که آیا وہ قرضه دھندہ ھے یا نہیں - آیا قرض پندرہ ھزار سے بڑھکر ھے یا نہیں - حالانکه یه دیکھنے کی ضرورت ھے که دعوی قابل پیشی رفت ھے یا نہیں -

اسکے بعد دفعہ ۴۳ کے تحت یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جو بھی کارروائی کیجاتی ہے وہ ضابطہ دیوانی کے تابع ہوگی - ایسی صورت میں دوسرے قوانین کو بھی ملحوظ رکھا جائیگا یا نہیں اسکی بھی صراحت کی ضرورت ہے - ورنہ وہ دوسرے قوانین کے تحت ناقابل پیش رفت ہوگا - اسکی توضیح کی ضرورت ہے -

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری محمد علی (گلبرگہ) - مسٹر اسپیکر سر - کسانوں کو قرض کے بوجھ سے بچانے کیلئے جو بل ایوان کے سامنے پیش ہوا ہے اسکا میں خیرمقدم کرتا ہوں - کسانوں کو قرض کے بوجھ سے بچانے کا مسئلہ کافی عرصہ سے ہندوستان میں حکومتوں اور ماہرین معاشیات کے زیرغور رہا ہے - ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں صوبہ جاتی حکومتوں نے اس سلسلہ میں قانون سازی کی ہے - ماہرین معاشیات نے تحقیق کے بعد یہ رائے دی ہے کہ ہندوستان کا کاشتکار قرض میں جنم لیتا ہے - قرض میں اسکی زندگی پروان چڑھتی ہے اور قرض ہی میں وہ نذر اجل ہوتا ہے - یہ ہے وہ صورت حال جس سے کسانوں اور کاشتکاروں کی حالت کا پتہ چلتا ہے - ایک زمانہ ایسا تھا جبکہ مہاجنوں اور ساہوکاروں کو سود حاصل کرنے کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ تھی - ان پر کوئی پابندی نہ تھی - بھاری شرح سود سے رقومات قرض پر دیجاتی ہیں - جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سود کا بوجھ برداشت کرتے کرتے کسان کی نسلیں ختم ہوجاتی تھیں لیکن قرض کا بوجھ ختم نہیں ہوتا - نسلا بعد نسلا ایک ساہوکار کے قرض کا بوجھ دیہاتی کسان کے سر پر چلا آتا ہے - اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے پرانے قرضوں کیلئے قانون سازی کا ایک طریقہ اختیار کیا گیا یا تو پرانے قرضوں کے بارے میں مصالحت قرضہ یا موجودہ بل کے مائل قانون کے ذریعہ ریلیف (Relief) کی کوشش کیگئی ہے - گویا قانون کو نافذ کرتے وقت جو قرضے ہیں انکی حد تک ایک قانون نافذ کیا گیا ہے - اسکے بعد آئندہ قرض کے ٹرانزاکشن (Transactions) یا معاملات کو ریگولیٹ (Regulate) کرنے کے لئے علحدہ قوانین بنائے گئے - چنانچہ حیدرآباد میں دو قوانین ہیں ایک تو منی لینڈرس ایکٹ (Money-lenders Act) اور دوسری قانون مصالحت قرضہ - منی لینڈرس ایکٹ سنہ ۱۳۴۹ ف فصلی میں حیدرآباد میں نافذ ہوا جسکے ذریعہ ٹرانزاکشنس کو ریگولیٹ کرنے کی کوشش کیگئی - قرض دہندہ پر یہ پابندی عائد کیگئی کہ وہ لائسنس حاصل کرے - مقررہ شرح سود پر قرض دے - پہلے تو سود کی زیادہ سے زیادہ شرح ۱۲ فیصد رکھی گئی تھی بعد میں ۹ فیصد تک گھٹا دیگئی - اس قانون کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی قرض دہندہ زر اصل سے زائد سود حاصل نہیں کرسکتا - گویا سود کے بارے میں پابندی عائد کرنے کیلئے یہ قانون آیا - اسطرح حیدرآباد میں دو قوانین نافذ ہوئے - آج ایک اور بل ہمارے سامنے ہے جسکو اگر قانون کی شکل ملجائے تو وہ قانون مصالحت قرضہ سے زیادہ موثر ہوجاتا ہے - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو بل ہمارے سامنے ہے وہ صرف ان قرضوں کی حد تک ہے جو اس بل کے قانون کی شکل اختیار کرنے کی تاریخ

تک ہونگے ۔ جس تاریخ کو یہ بل قانون ہوگا اس تاریخ تک کے تمام قرضے اس کے دائرہ اثر میں ہونگے ۔ اسکے بعد کے دائن اور مدیون کے ٹرانزاکشنس کے بارے میں منی لینڈرس ایکٹ کے تحت عمل ہوگا ۔ مجھے ایوان کے علم میں یہ بات لانی ہے کہ سنہ ۱۹۳ فصلی کے قانون کے ذریعہ جو رگولیٹیڈ قرضوں کا کاروبار آغاز ہوا وہ بھی اس موجودہ بل کی زد میں آتا ہے ۔ درآں حالیکہ اس بل کا منشأ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ موجودہ بل اور منی لینڈرس ایکٹ سائیملٹیانیسلی (Simultaneously) پاس نہیں ہوئے اسلئے یہ دقت پیش آئی ہے ۔ اسلئے ایسی جو دقت پیدا ہوئی ہے اسکو دفعہ ۲۲ میں لائسنس کی حد تک تبدیلی کرکے اس کو رفع کیا جاسکتا ہے ۔ اس بل کی نوعیت انسدادی کارروائی کی ہے تاکہ سود کے ذریعہ منی لینڈر جو اکسپلائیٹیشن (Exploitation) کرتا ہے اسکو روکا جائے ۔ اور کسانوں کی بدحالی کو بھی روکا جائے ۔ آنریبل منسٹر انچارج موور آف دی بل (Mover of the Bill) نے اپنی تقریر کے دوران میں بہت سے فیکس اینڈ فیگرس (Facts and figures) دئے ۔ اور قرضے کے مسائل کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی ۔ بلاشبہ یہ اہم مسئلہ ہے جسکو حل کرنا ہے لیکن محض انسدادی کارروائی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ جتنے قوانین آج سے ۱۰-۱۵ سال پہلے آئے انکے بعد بھی کئی مسائل پیدا ہوئے ہیں ۔ ان قوانین کے نتیجہ کے طور پر مہاجن یا ساہوکار جو سودی کاروبار یا لین دین کررہے تھے ان کی تعداد میں کمی ہوتی گئی ۔ مہاجن یا ساہوکاروں کا طبقہ اس تناسب سے باقی نہیں ہے ۔ بلکہ بڑی حد تک غائب ہوتا جارہا ہے ۔ کسانوں کی حالت یہ ہے کہ ان کو موقتی طور پر فوری قرضوں کی ضرورت ہوتی ہے اور صرف خاص موسم یا فصل پر رقم ان کو مہیا ہوسکتی ہے ۔ انکے لئے شارٹ ٹائیم لونس (Short time loans) فراہم کرنا ضروری ہے ۔ اس غرض کیلئے زرعی بینکس اور لینڈ مارٹگیج بنکس (Land Mortgage banks) سے کاروبار کو پورے طور پر وسعت دینے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ جب تک ایسا نہ کیا جائیگا اس قانون کا مقصد پورا نہیں ہوگا ۔ اور صحیح طور پر کسانوں کو ریلیف نہیں ملتا ۔ جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں وہ آج سے ۱۰-۲۰ سال پہلے کے ہیں ۔ اسکے بعد کئی مسائل سامنے آئے ۔ ایک تو یہ کہ آئندہ ضرورت کے وقت کسانوں کو روپیہ نہیں ملتا ۔ پہلے جو انسٹی ٹیوشنس (Institutions) تھے خواہ وہ لوٹ کھسوٹ ہی کیوں نہ کرتے ہوں انکے ختم ہوجانے سے بھی مشکل پیدا ہوگئی ہے کیونکہ ضرورت کے وقت رقم مہیا کرنے کا دوسرا انتظام نہیں ہوا ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ زرعی بینکس اور لینڈ مارٹگیج بنکس کے ذریعہ کسانوں کو فوری طور پر قرضہ جات مہیا کئے جائیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کسان ایسے غیرمعمولی موقتی اور فوری ضروریات میں اپنے بیل وغیرہ فروخت کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے ۔ حیدر آباد میں کوآپریٹیو موومنٹ (Co-operative movement) کا آغاز تو ہوا ۔ لیکن کوآپریٹیو سوسائیٹیز (Co-operative Societies) جس انداز میں یہاں کام کررہی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے سامنے ایسی سیکڑوں مثالیں

ہیں کہ ایک شخص نے کسی کوآپریٹیو سوسائیٹی سے قرض حاصل کیا اس سے سوسائیٹی نے اصل سے دوگنا تین گنا سود وصول کیا لیکن پھر بھی زر اصل دوگنا تین گنا مطالبہ عائد کیا جاتا ہے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آخر کوآپریٹیو سوسائیٹیز کے اس طریقہ عمل کا کیا جواز ہے ۔ اس موقع پر میں صرف اسی حد تک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دفعہ (۳) میں کوآپریٹیو سوسائیٹیز کو اس قانون کے اثر سے جو مستثنی رکھنے کی کوشش کیگئی ہے اسکو خارج کردیا جائے اور کوآپریٹیو سوسائیٹیز اس قانون سے مستثنی قرار نہ دئے جائیں ۔

اس بل کے مختلف دفعات پر ہاؤس کے بہت سے آنریبل ممبرس نے بہت سی قانونی موشگافیاں کیں ۔ مجھے محض اعتراضات سنکر حیرت ہوئی خصوصاً دفعہ (۳) کے بارے میں اعتراض کیا گیا جس میں یہ درج ہے کہ اس قانون کے نفاذ کے (۳) مہینے کے اندر ڈیٹر (Debtor) یا کریڈیٹر (Creditor) اپنے قرضوں سے متعلق درخواست پیش کردیں ۔ اس کے تعلق سے یہ کہا گیا کہ یہ قانون اپلائی (Apply) بھی نہونے پائیگا کہ تین مہینوں کی مدت ختم ہوجائیگی ۔ اس بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آنریبل ممبرس نے اس بل کے دفعہ (۱۶) کو پڑھا ہوگا ۔ اگر وہ اس پر غور کرتے تو ایسا اعتراض نہ کرتے ۔ دفعہ (۱۶) اس بل کی روح ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر دفعہ (۳) کے تحت قرضہ جات کے متعلق درخواستیں اندرون تین ماہ پیش نہوں تو وہ قرضہ جات وائیڈ (void) قرار پائینگے ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اگر یہ ۳ ماہ کی شرط نکالدی جائے تو دفعہ ۱۶ کو بھی حذف کرنا پڑیگا ۔ اور اس قسم کی تبدیلی یا ترمیم سے قرض دھندہ پر مہلک طور پر اثر پڑیگا ۔ اور دفعہ ۳ میں جو مدت دیگئی ہے اگر اسمیں اضافہ کیا جائے تو اسکا فائدہ کریڈیٹر کو پہنچتا ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اصل میں دفعہ (۳) اور دفعہ (۱۶) کا گہرا تعلق ہے ۔ دفعہ ۱۶ ہی ۔ اس بل کی اصل روح ہے ۔ اسی سے بڑی حد تک کاشتکار کو ریلیف ملنے والا ہے یہ بھی کہا گیا کہ بیرون میعاد قرضہ جات کو اس بل کے ذریعہ اندرون میعاد لانے کی کوشش کیگئی ہے ۔ قانون میعاد سماعت ایک عام قانون ہے جو تمام قوانین پر حاوی ہے سوائے اس کے کہ اسکے بارے میں کوئی خصوصی دفعات ہوں یہ بل ان قرضوں کے متعلق ہے جو اندرون میعاد ہیں ۔ جن قرضوں کا تذکرہ سکشن ۲۲ میں کیا گیا ہے وہ ایسی ہی قرضے ہونگے جو اندرون میعاد ہوں ۔ اگر کوئی آنریبل ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ سنہ ۱۹۳۶ع کے قرضے کس طرح اندرون میعاد ہوسکتے ہیں تو مجھے صرف اس حد تک عرض کرنا ہے کہ اگر ہر تین سال کے اندر قرضہ کی دستاویز کا رینیول (Renewal) کیا جاتا رہا ہو تو سنہ ۱۹۳۶ع تو کیا دو سو سال پہلے کی دستاویز پر حاصل کیا ہوا قرض بھی اندرون میعاد ہوسکتا ہے ۔ اسلئے اندرون میعاد لانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا کہ اگر ۳۰ سال پہلے کسی شخص نے اپنی زمین رہن رکھکر قرض حاصل کیا ہوتو اس قانون کے ذریعہ اس کو بھی قرض کی تعریف میں لایا گیا ہے ۔ ایسے کاشتکاروں کو بھی اس سے فائدہ کا موقع دیا گیا ہے جو بلا لحاظ اس

کے کہ وہ مالک اراضی ہیں یا نہیں اگر نہوں نے دو سال پہلے کاشت کی ہو تو وہ اس بل سے مستفید ہوسکتا ہے .....

شری کے - وی - رام راؤ - بل میں " اینڈ " کے الفاظ ہیں " آر " نہیں ہے

شری محمد علی - یہ جو بل ہے بمبئی کے ایکٹ کے مطابق ہے اور مختلف عدالتوں میں یہ مسئلہ معرض بحث میں آیا ہے - کئی مقدمات میں یہ طے پاچکا ہے - کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے بالکل واضح چیز ہے - اس لحاظ سے ٹیننٹ (Tenant) کو بھی اسکا فائدہ پہنچتا ہے - اس شخص کو جو دوسرا پیشہ انجام دیتا ہے اس بل سے فائدہ اٹھاسکتا ہے لیکن جن کی گزر بسر کا اصل ذریعہ زراعت کی آمدنی ہے میں عرض کرونگا کہ اس تعلق سے یہ اتنی واضح اور جامع تعریف ہے کہ حقیقی معنوں میں جتنے کاشتکار ہیں انکو اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے - البتہ جو تعریف ڈیبٹر (Debtor) کی کیگئی ہے اس میں غیر معمولی وسعت ہے - رنٹ وغیرہ بھی اسمیں آسکتا ہے اس تعریف کی حد تک اس میں کچھ تبدیلی کیجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ سہولت ہوگی اور ایسے تمام رقومات مطالبات اور واجبات کو ڈیٹ (Debt) کی تعریف سے خارج کرنا چاہئے جن پر کوئی سود یا منافع کسان کو ادا نہ کرنا پڑتا ہو - بہرحال مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ قانون مصالحت قرضہ سے زیادہ موثر ہے کیونکہ اسمیں بہت سے آپریٹیو سکشنس (Operative Sections) ہیں - خاص طور پر دفعہ ۲۲ - دفعہ ۲۲ کے لحاظ سے انتہائی جو سود دلایا گیا ہے وہ زر اصل کی حد تک ہے - اسمیں بھی سنین کے لحاظ سے تخفیف کیگئی ہے پھر یہ گنجائش فراہم کیگئی ہے کہ چالیس فیصدی اور تیس فیصدی کی حد تک زر اصل اور سود دونوں میں کمی کیجائے - سب سے زیادہ اہم سکشن جس سے کاشتکار کو حقیقی معنوں میں مدد مل سکتی ہے وہ دفعہ ۳۱ ہے - اس میں یہ ہے کہ اگر کاشتکار میں ادائی کی سکت نہیں ہے تو دفعہ (۲۲) کے تحت جو اوارڈ (Award) ہوگا اس میں کمی ہوسکتی ہے - میں عرض کرونگا کہ یہ بہت اہم دفعہ ہے اس میں صحیح معنوں میں ایک ایسے اصول کو رکھا گیا ہے جس سے کاشتکار کو اسکے موجودہ معاشی حالات کے لحاظ سے اور اسکی سکت کے لحاظ سے کافی مدد ملسکتی ہے -

اس بل کی دفعہ (۳۴) ایک بہت خاص اور امتیازی دفعہ ہے - قانون شہادت کی سختی کو بھی اس دفعہ نے زائل کیا ہے - دستاویز کے مضمون کے خلاف ثابت کرنے کی اجازت نہیں تھی اس سختی کو اس میں رفع کیا گیا ہے - قانون انتقال اراضی زرعی میں بھی ایک حد تک سہولت دیگئی تھی لیکن اس دفعہ میں غیر معمولی سہولت دیگئی ہے اور حقیقی معاملہ کی جانچ پڑتال کیلئے ایک موقع فراہم کیا گیا ہے - غرض مند کاشتکاروں سے ساہوکاروں نے اکثر صورتوں میں وثیقہ بیع نامہ کی صورت میں اراضیات کا بیع نامہ کرالیا ہے - در اصل دستاویز کے تکمیل کرنے والوں کا منشاء بیع کرنے کا نہ تھا - ہمارا تجربہ ہے کہ اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں - یہ دفعہ ایسی ہے کہ اس سے حقیقی معنوں

میں کاشتکار امداد حاصل کرسکتا ہے ۔ میں ایک اور چیز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرونگا وہ یہ کہ ادائی کی شکل میں گورنمنٹ نے سہولت فراہم کرنے کی گنجائش رکھی ہے ۔ اسطرح کہ لینڈ مارٹ گیج کے ذریعہ ادائی ہوگی ۔ اس ادائی کی طمانیت کا سرٹیفیکٹ دائن کو دیا جائیگا ۔ یہ اس بل کی ایک خاص دفعہ ہے ۔ اگر حقیقی معنوں میں امپلیمنٹ (Implement) کیا جائے تو قرض سے نجات ملسکتی ہے ۔

آخر میں اس سکشن کے بارے میں عرض کرونگا جس کی روسے وکلاً پیروی کا امتناع ہے ۔ قانون مصالحت قرضہ میں بھی وکلتاً پیروی کی اجازت نہیں تھی ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ وکلاء نے فریقین کو مجلس مصالحت قرضہ میں رجوع ہونے سے باز رکھا ۔ صورت حال یہ ہے کہ کسان اتنے انپڑھ ہیں کہ وہ قانون کے منشاء و مفہوم کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ اوس سے استفادہ کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ کیا سچ تعلیمی اور ذہنی اعتبار سے آج اتنا ڈیولپڈ (Developed) ہوگیا ہے کہ وہ مشیران قانونی کی امداد سے بے نیاز ہوچکا ہے اگر ایسا ہے تو اس قسم کے امتناع سے فائدہ ہوگا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ تھوڑے سے نقصان کو روکنے کیلئے ایک بڑے نقصان کی صورت پیدا ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ ایسی صورت میں کسی قسم کا کوئی قانونی مشورہ کوئی وکیل کسی فریق کو نہیں دیگا ۔ وکلاء قانون کے نفاذ میں مدد دیتے ہیں ۔ قانون کو عام کرنے میں مدد دیتے ہیں ۔ کیا گورنمنٹ کے پاس کوئی مشنری (Machinery) ایسی ہے جو قانون کو عوام تک پہنچائے ۔ کوئی مشنری ایسی ہے جس سے جاہل اور انپڑھ کسانوں تک اس قانون کو پہنچا کر اسکی روشنی میں انکے مقدمات کو پیش کرسکے ۔ کسانوں کی حالت تو یہ ہے کہ انکے قتل ناموں پر انکی دستخط کرالیجاسکتی ہے ۔ ان حالات میں انکے کیسس کافی تعداد میں کورٹس میں نہ جاسکینگے اور اس سے وہ فائدے حاصل نہ ہوسکینگے جنکی ہمیں توقع ہے ۔ قانون مصالحت قرضہ جات کے بورڈ کئی برس سے ہیں ۔ گلبرگہ میں بھی بورڈ ہے جہاں سال میں چار کیسس پیش ہوتے ہیں ۔ فریق رجوع ہونا چاہتے ہیں لیکن انکو مشورہ دینے والا کوئی نہیں ہے ۔ وہ وکلاء کے پاس جاتے ہیں تو وہ انہیں مجالس مصالحت قرضہ میں رجوع ہونے کی بجائے عدالت دیوانی میں چارہ کار اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ اس قسم کا امتناع ان مخصوص حالات میں نہ ہونا چاہیئے ورنہ ڈیبٹر کو نقصان ہوگا ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری سری ہری (کنوٹ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ایوان کے سامنے اسوقت زرعی مدیونان کو ریلیف (Relief) دینے کا ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے ۔ اس مسودہ قانون کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ واقعی طور پر زرعی مدیونان کو کافی ریلیف ملتی ہے اس نوبت پر ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ اس بل کے کیا پرنسپلس (Principles) ہیں ۔ اسکا یہ پرنسپل ہے کہ زرعی مدیونان جو ہیں انکو ہم کس طرح ریلیف دیسکتے ہیں خاصکر قرضہ جات میں ۔ کیونکہ قرضہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی وجہ سے کسان جو کچھ

بھی کم تا ھے جو کچھ اپنی محنت سے حاصل کرتا ھے اور جو فصل درو کرتا ھے اس میں اسکو برکت نہیں ھوتی ۔ اسکو برکت نہ ھونے کی اصل وجه یہی قرضه ھے ۔ محض اس قرضه کی ادائی کے سلسله میں جس میں نه صرف اصل ھوتا ھے بلکه اصل سے کئی گونه زیادہ سود اسکو ادا کرنا پڑتا ھے ۔ اس لئے آج کے حالات میں اس قانون کی نہایت ضرورت ھے ۔ میں کل سے کئی فاضل مقررین کی تقریریں سن رہا ھوں ۔ بعض لوگوں نے گورنمنٹ کو دھنیواد دیا اوربعض لوگ کہتے ھیں که اس بل کی وجه سے کاشتکاروں اور غریب کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ھوگا بلکه جو (۱۰) ھزار روپیه کا قرض رکھنے والے ھیں اون کو اور بڑے بڑے لوگوں کو فائدہ ھوگا ۔ مجھے افسوس ھوتا ھے که اس بل پر بھی اسی طرح نکته چینی کیجاتی ھے جسطرح که وہ قانون ایسی حکومت نے بنائے ھیں جو ڈیموکریٹک نہیں ۔ میں اس موقع پر یه بتلانا چاھتا ھوں که اس ڈیموکریٹک گورنمنٹ سے پہلے دوسری جو گورنمنٹ تھی اس گورنمنٹ کا مقصد کچھ اور تھا اور اس گورنمنٹ کا مقصد کچھ اور ھے ۔ میں یه صاف صاف طور پر کہنا چاھتا ھوں که گورنمنٹ کا جو مقصد ھوتا ھے اوسکی تکمیل کے لئے قانون بنائے جاتے ھیں ۔ برٹش گورنمنٹ کا مقصد یہاں حکومت کرنے سے یه تھا که یہاں کا جو کچا مال یعنی رامیٹیریل (Raw material) ھو وہ انگلستان لیجائیں اور وھاں کے کارخانوں میں اس رامیٹیریل سے جو اشیاء تیار ھوں وہ یہاں آکر بکیں ۔ اسطرح ھندوستان کو بہترین مارکٹ بنالیں ۔ یه اون کا مقصد تھا ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ گورنمنٹ ویسے قوانین بناتی تھی ۔ لیکن آج ڈیموکریسی کی حکومت ھے اور اس حکومت کا مقصد یه ھے که معاشی ۔ سماجی اور تعلیمی مساوات قائم ھو ۔ اور اون سارے لوگوں کو جن پر واقعی طور پر ظلم و زیادتی ھوئی ھو اون کو ریلیف دی جائے چنانچه یه ریلیف دلانے کے سلسله میں ھی یه قانون بنایا گیا ھے ۔ اس قانون کی جو خاص خاص چیزیں ھیں میں انہیں عرض کرنا چاھتا ھوں ۔ سب سے پہلے تو یه که اب تک جو سب سے پہلے درخواست گزار عدالت میں قرضه کے سلسله میں ھوتا تھا وہ ساھوکار ھوتا تھا ۔ دائن ھوتا تھا ۔ وہ اس قسم کا دعوی کرتا تھا که فلاں شخص کے ذمه میری اس قدر رقم ھے وہ مجھے دلادی جائے ۔ تو عدالت میں رجوع ھونے والا شخص دائن ھوتا تھا ۔ اور مدیون کے جانب سے پیش ھونے یا مدیون کو درخواست پیش کرنے کا کوئی ذریعه نہیں تھا لیکن اس قانون میں ایسا پروویژن (Provision) ھے اس پروویژن کے ذریعه مدیون درخواست دے سکتا ھے که میری ذمه کی رقم کا تصفیه کیا جائے یا مجھے سمجھوته کا صداقت نامه دیا جائے ۔ اس سلسله میں وہ درخواست پیش کرسکتا ھے ۔ اوسکے علاوہ اب تک ضابطه دیوانی کے تحت یا کسی اور قانون کے تحت کسی عدالت دیوانی میں کوئی دعوی پیش ھوتا ھے تو کافی رسوم دینا پڑتا تھا ۔ اس قانون میں صرف ایک روپیه رسوم رکھا گیا ۔ اور اس رسوم پر دونوں فریق درخواست دے سکتے ھیں ۔ یه بھی ایک ریلیف ھے ۔ بعض لوگ محض اس رسوم کی ادائی کو ایک بوجھه سمجھکر دعوی ھی پیش نہیں کرتے تھے اسکے بعد سے سب سے اھم دفعه (۲۲) ھے ۔ اسکے سلسله میں جو

قرضہ جات ہیں ان کا ایک حصہ ختم کردیا جاتا ہے یعنی (۳۰) پرسنٹ (۳۰) پرسنٹ جیسی شکلیں نکلتی ہیں اوسکے پیش نظر گویا ہم قرضہ جات کے حصوں کو توڑ رہے ہیں ۔ اس کے بعد سود کسطرح محسوب ہونا چاہیئے وہ طریقہ بھی بتلایا گیا ہے ۔ اس طریقہ کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ ساھوکاروں کو نہیں ہوگا جو کہ آج کل فائدہ اٹھارہے ہیں ۔ اس سے بڑھکر اس قانون میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ضابطہ دیوانی کے تحت جو قرقی سے قابل مستثنی ہیں وہیاں بھی مستثنی رھینگے ۔ ساتھ ھی ساتھ مدیون کے دینے کی سکت کتنی ہوگی وہ بھی بتلائی گئی ہے یعنی اس کی جائداد کا (۶۰) فیصد تک رقم کی ادائیگی میں جائیگا ۔ اس میں بھی خالص آمدنی کے اوپر ھی حساب لگایا جائیگا ۔ اور دوسری شکلیں بھی بتلائی ہیں گئی جو رقم واجب الادا ہوتو اوسکے لئے اقساط مقرر کئے جائینگے اگر وہ شخص واقعی طور پر اقساط ادا کرنے کے قابل نہو اور اسکی نٹ انکم (Net income) اقساط سے بھی کم ہوتو مزید معافیات ملینگی ۔ اسکے بعد بھی آخر میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اقساط بھی ادا کرنے کے ناقابل ہوتو کامل طور پر معاف دیجائیگی ۔ چنانچہ اس طرح قرضہ جات کا بوجھا نکالنے کے لئے یہ مسودہ پیش ہوا ہے ۔ میں اس سلسلہ میں منسٹر انچارج کو دھنیہ واد دیتا ہوں کہ واقعی طور پر جو لوگ اس قرضہ کے بوجھ کی وجہ سے پریشان ہیں اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد اوسکا پورا پورا فائدہ اون بچھڑے ہوئے لوگوں کو ملیگا ۔

شری اِدھو راؤ پٹیل ۔ آج ھاؤز کے سامنے ایک بہت ھی اہم بل پیش ہوا ہے مقروض ہندوستان کے مقروض کسانوں .....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ قبل اسکے کہ ڈسکشن جاری کیا جائے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر کافی ڈسکشن ہوچکا ہے اور اب بھی بہت سے ممبرس بولنے والے ہیں اس لئے مختصر طور پر کہا جائے ۔

* شری اِدھو راؤ پٹیل ۔ ھارے ملک میں قرضہ کی جو حالت ہے اور کتنے کسان مقروض ہیں اون کا ڈاٹا موور آف دی بل نے ھاؤز کے سامنے رکھا ہے ۔ لیکن قرضہ کے معاملات میں یہاں جو زمین ٹرانسفر ہوئی ہے اوسکا ڈاٹا بھی کیشو آئینگار نے دیا ہے ۔ بھروچہ کی رپورٹ میں انہوں نے لکھا ہے ۔

Total land that has passed out during the last 15 years from the possession of cultivators out of the occupied area of 1027, 675 acres into the possession of money tenders and village officers ; 1,06,454 acres.

یعنی دس لاکھ میں سے ایک لاکھ ایریا کم ازکم ان قرضہ جات میں ٹرانسفر ہوگیا ۔ سنہ ۳۰ء میں انہوں نے تحقیقات کرکے یہ لکھا ہے ۔ اسکے بعد کیشو آئینگار نے بھی لکھا ہے ۔

The area transferred comprises 7.0 per cent of the occupied area in the 118 villages. 63.8 per cent of the area was parted with......

جو غیر کشت کرنے والے هیں یا بڑے بڑے ساهوکار هیں اونکے قبضه میں (۶۳) پرسنٹ زمین چلی گئی هے -

........with by cultivating classes and 36.2 per cent by non-cultivating classes. On the other hand 80.2 per cent of the transferred land was secured by persons actually cultivating the land while 19.8 per cent was secured by persons not actually cultivating.

جو زمینات هیں وه قرضه کی وجه سے دن بدن ایسے طبقے کے هاتھوں میں چلی جارهی هے جو نه کاشتکار هیں نه زمین سے تعلق رکھتے هیں - اس رپورٹ کی بناء پر سابقه حکومت نے قانون قرضه دهندگان - قانون مصالحت قرضه اور قانون انسداد انتقال زرعی اراضی بنایا تها - اسکے بعد صورت حال ٹھیک رهی کیونکه اوس زمانے میں انتقالات میں پابندیاں تهیں - اور آج همارے سامنے یه اگریکلچرل ڈیٹرس ریلیف ایکٹ (Agricultural Debtors Relief Act) هو بهو لفظ به لفظ بمبئی ایکٹ کی نقل کر کے پیش کیا گیا هے - جو بنیادی اصولوں پر یه قانون بنا هے وه وهی هیں جو بمبئی میں فالو کئے گئے هیں - میری رائے یه هے که اس بل کو ڈرافٹ کرتے وقت همارے سابقه قانون کے جو پرنسپلس هیں اون پر غور کیا جاتا تو مفید هوتا - مثال کے طور پر اس قانون میں قرض دهنده کی تعریف نهیں کیگئی هے - همارا سابقه قانون قانون مصالحت قرضه میں قرضه دهنده کی تعریف کیگئی هے - جسکے ذریعه قرضه دهنده پر پابندیاں عائد کیگئی تهیں - اوس قانون کے سکشن (۳) کے تحت ساهوکاروں پر لیسنس حاصل کرنے اور اپنا نام رجسٹر میں درج کرانے - اگر وه لیسنس نه لیں تو اون کو جرمانه کرنے کا تعلقداروں کو ادهیکار دیا گیا تها - بعض نظائر هائیکورٹ کے ایسے بهی هیں که کریڈیٹر کریڈٹ کرتے وقت یا دعوی دائر کرتے وقت لائسنس نهوتو یه ال لیگل کنٹراکٹ هوگا اور دعوی دائر نهیں کیا جاسکتا - بعض انظائر یسے بهی هیں که قانون کی خامی کی وجه سے ایسا انٹربریٹیشن کیا گیا هے که یه ایک پروسیجرل میاٹر هے اکزیکٹیو افیسر اسکی پنشمنٹ (Punishment) دے سکتا هے - لیکن لائسنس لینے کا جو اصول هے وه اس اصول پر مبنی هے که پرانے طریقه پر جو منی انوسٹ (Money invest) کیجاتی تهی اسکو بند کر کے کوآپریٹیو بنکس - گروی بنکس اور دیگر ذرائع سے کسانوں کو قرض کی سهولت دی جائے - اسلئے اگر ان نظائر کے مدنظر هم اسے اسپیسفکلی ایکٹ میں قرضه دهندوں کی تعریف میں رکھ دیتے - وه لائسنس یافته هوتے اور معامله بورڈ کے سامنے آتا تو اچها هوتا - اگر اس طرح کا ڈیفینیشن دیا جاتا تو مناسب هوتا -

دوسری چیز یه هے که " ڈیٹر " کی بمبئی ایکٹ میں جو تعریف هے وهی تعریف همارے پاس بهی هے اسلئے که یه اسی کی نقل هے -

(5) "debtor" means—

(*a*) an individual—

(*i*) who is indebted;

(*ii*) who holds land used for agricultural purposes or has held such land at any time not more than 30 years before the 30th January, 1945 which has been transferred whether under an instrument or not and which transfer is in the nature of a mortgage although not purporting to be so;

(*iii*) who has been cultivating land personally for the cultivating seasons in the two years immediately preceding the date of the coming into operation of this Act or of the establishment of the Board concerned under the repealed Act;

اس تعریف کے لحاظ سے وھی شخص اس قانون سے فائدہ اٹھاسکتا ھے جو قانون کے نفاذ سے دو سال پہلے تک کھیتی کیا ہو۔ یہ ہوسکتا ھے کہ سکی کھیتی قرضہ میں چلی گئی ہوتو اس قانون میں انکے لئے کوئی چارہ کار اختیار کرنیکی گنجائش نہیں ھے ۔ سکشن (۲) میں اگریکلچرل لیبر کو جو ریلیف دیا گیا ھے میں اسپر بعد میں آونگا ۔ لیکن قرض کی صورت میں جو زمینات بیع ہوچکی ھیں انکے ریلیف کیلئے درخواست نہیں دیجاسکتی ۔ قرض اگریکلچرل لیبر سے بھی وصول ہوسکتا ھے وہ اتنا برا طریقہ ھے کہ وہ عمر بھر پانی بھرے۔ محنت کرے تو وہ سود سمجھا جائے گا لیکن اصل جیسے کا ویسا رھتا ھے۔ اگریکلچرل لیبرر کو بھی اس سے کافی تکلیف ہورھی ھے ۔ سابقہ قانون میں اگریکلچرل لیبرر کا جو ڈیفنیشن کیا گیا ھے اسکے لحاظ سے اس قانون میں انہیں ریلیف دیا گیا ھے ۔ اسمیں اگریکلچرل لیبرر یعنی مزدور کی تعریف یہ ھے ۔

” مزدور سے مراد ایسا شخص ھے جسکو بشکل نقد یا جنس . . . روزآنہ ایک روپیہ آمدنی ہو“

ایسے لوگوں کیلئے بھی گنجائش رکھنا ضروری ھے جو اس بل میں نہیں ھے ۔

ایک اور چیز یہ ھے کہ اس قانون کے لحاظ سے اڈجسمنٹ ہوگا ۔ پرانے قانون کے لحاظ سے سنہ ۱۹۳۶ع سے قبل کے جو قرضہ جات ھیں انکے لئے معافی کا ایک پراویژن ھے لیکن میں یہ کہنا چاھتا ہوں کہ جتنے بھی پرانے قرضہ جات ہوتے ھیں ان میں اصل سے بڑھکر سود میں کئی گنا وصول کیا جاتا ھے۔ اس بل میں یہ ہونا چاھئے کہ یا تو انکو معاف دیجائے یا سود نامینل (Nominal) طور پر لیا جائے ۔ بہتر تو یہ ہوتا کہ پرانے قرضہ جات کو ایک دم بہ یک جنبش قلم معاف کردیا جاتا کیونکہ ان پر اب تک کئی گنا سود انہوں نے وصول کرلیا ھے ۔

دوسرے یہ کہ قانون قرضہ دھندگان میں حساب رکھنے کی پابندی ھے اور وہ حساب مقروض کے پاس بھیجنے کا بھی پابند کیا گیا ھے ۔ اگر وہ حساب مقروض کے پاس نہ بھیجے تو سود کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا ۔ اس بل میں بھی سود لینے کا جو پراویژن ھے اگر قرضہ دھندہ سود کا حساب ٹھیک نہ رکھے اور مقروض کو سود کا حساب نہ بھیجتا ہو تو

اسکو سود پانے کا کوئی حق نہ ہونا چاہیئے - اسطرح کا پراویژن یہاں رکھا جائے تو مناسب ہوگا - ایک اور چیز یہ ہے کہ بعض آنریبل ممبروں نے کہا کہ تین مہینے کی جو مدت بل میں رکھی گئی ہے وہ ناکافی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ مدت مناسب ہے - اس سے زیادہ مدت دینے کی ضرورت نہیں ہے - میں اس مدت کو ولکم (Welcome) کرتا ہوں -

اسکے بعد سکشن ۳۲ جو بمبئی کے قانون میں ہے وہی یہاں بھی ہے - یہ بہت ویگ (Vague) ہے - سرکم اسٹانشل ایویڈنس (Circumstantially evidence) کورٹ میں پیش کرنا بہت مشکل ہے - میں آنریبل منسٹر سے یہ خواہش کرونگا کہ بمبئی میں اس سکشن کے تحت کتنے کیس آئے اور کتنے کامیاب ہوئے اسکا انفرمیشن لاسکتے ہیں تو میں اسکی تائید کرتا ہوں کہ سرکم اسٹانشل ایویڈنس بھی کورٹ کے سامنے آنا ضروری ہے - ساہوکار یہ لکھواتے کہ نقد حاصل کیا - گھر کے کاروبار کیلئے حاصل کیا وغیرہ جیسا بھی قانون کے چوکھٹے میں بیٹھتا ہے ویسا کرتے ہیں - آخر میں مقروض پریشان ہوجاتا ہے - وہ محسوس کرتا ہے کہ خواہ مخواہ اسمیں پیسہ فضول خرچ ہوا - اسلئے اگر قرض کیلئے زمین دیگئی یا قرض کے سلسلہ میں زمین لیگئی تو وہ رہن سمجھی جائے - اسبارے میں یہاں ایک پراویژن یا سب کلاز رکھنے کی میں ضرورت سمجھتا ہوں -

ایک اور چیز یہ کہ اگریکلچرل لیبرر کو سب کلاز (۲) میں ریلیف ضرور دیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا اگریکلچرل لیبرر کو " ڈیٹر " کے ڈیفینیشن میں لانا نہایت ضروری ہے تاکہ انکو بھی وہ ریلیف ملسکے -

ایک اور بات یہ ہے کہ قرض میں زمین نیلام کیجائیگی - قانون قرضہ دھندگان کے تحت چند تحدیدات عائد کیگئی تھیں - سکشن ۱۷ میں یہ تھا کہ اگر عدالت زمین نیلام کرنے کا حکم دیتی تو وہ کارروائی کلکٹر کے پاس بھیجی جاتی تھی اور کلکٹر بھی اسکے ایکدم نیلام کا حکم نہیں دیتے تھے - اس قانون میں بھی ایک پراویژن ہے کہ اگر اس زمین کے ٹکڑے ہوسکتے ہیں تو عدالت اسکو بیچیگی - اس بل میں سکشن ۱۴ ہے لیکن اسکو مدون کرتے ہوئے قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے سکشن ۱۷ کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے تھی - وہاں بھی یہ ہے کہ کسی صورت میں بھی ۲۰ سال سے زائد کے عرصہ میں دائن قرض چکالے اگر وہ چکا دیتے ہیں تو زمین قول پر دیجاسکتی ہے - اگر یہ صورت نہو اور مقروض قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کلکٹر اسکو نیلام کرتا تھا - اڈجسمنٹ میں بھی سکشن ۳۲ میں یہ ہے کہ یہ لایابلیٹیز ہونگے - لایابلیٹیز آنے کے بعد کلکٹر کو اختیار ہوجاتا ہے - لیکن قرض کی صورت میں بھی زمین بیع یا نیلام ہونا آج کے سماج کے حالات کے لحاظ سے نہایت نامناسب ہے - اور اسلئے بھی کہ آج ہم ٹیننسی ایکٹ بنارہے ہیں جسکے لحاظ سے کسانوں میں زمین تقسیم ہوگی اور انٹنسیو طریقہ پر کاشت ہوگی - اسلئے یہ پراویژن گورنمنٹ پالیسی جو ٹیننسی ریفارمس میں ہے اسکے خلاف جاتا ہے اگر وہ قرض ایکدم نہیں دیسکتا تو باقی انسٹالمنٹ (By instalments)

وصول کرسکتے ھیں ۔ اس لحاظ سے قرض لیا جائے تو نہایت مناسب ھوگا ۔

مجھے ایک اور بات یہ کہنا ھے کہ سکشن ۳۰ ایک پیونیٹیو سکشن (Punitive Section) ھے ۔ وہ اسطرح ھے ۔

That the debtor had in collusion with any creditor furnished in such proceeding incorrect information in respect of the debt due by him to such creditor with a view to defeat the lawful claims of any other creditor the Court may refuse to scale down any of the debts of such debtor in the manner provided in section 31 and may make an award for the full amount of the debts due from such debtor.

کوئی مقروض اگر اپنے اسٹیٹمنٹ میں قرضہ کا غلط اندراج کرے تو اسکی سزا کیلئے یہ رکھا گیا ھے کہ سکشن ۳۸ کے تحت ڈیٹ میں جو کمی کیجاسکتی ھے وہ نہیں کیجائیگی بلکہ پورا پورا قرض لیا جائیگا ۔ آج ھمارے سماج میں جہالت کا یہ حال ھے کہ رقم کتنی لئے ۔ اسکا سود کتنا ھوا مقروض کو معلوم نہیں ھوتا ۔ جس مہاجن کے پاس سے قرض لیا جاتا ھے وھی صحیح جانتا ھے کہ کیا معاملہ ھے اگر اسکے اسٹیٹمنٹ کے لحاظ سے کورٹ یہ کہے کہ ھم پورا پورا قرض لینگے تو یہ بہت خطرناک بات ھے۔ اسلئے یہ پراویژن آج کے حالات میں ھمارےسماج کیلئے نامناسب ھے ۔ قانون کا یہ مقولہ ھے (Ignorance of law is no excuse) لیکن ھندوستان میں جہالت کا ۔ الٹریسی کا ۔ یہ عالم ھے کہ ۹۰ فیصد لوگ قلم کو انگشت نہیں لگسکتے ھیں وھاں یہ مقولہ ٹھیک نہیں ھوسکتا ۔ شاید انگلستان میں یہ کنسپشن ٹھیک ھوسکتا ھے ۔ ھماری یہ عادت سی ھوگئی ھے کہ جہاں راستہ صاف نظر نہ آئے ھاؤز آف کامنس کی طرف دیکھتے ھیں ۔ لیکن وھاں جو مقولہ ٹھیک ھے ھمارے پاس الٹریسی اور حالات کے لحاظ سے ممکن ھے کہ ٹھیک نہو ۔ اس لئے اس سب کلاز کو ڈراپ کرنا نہایت ھی مناسب ھوگا ۔ اسطرح وہ اپنی جائیداد کم بتلائے یا قرضہ دار کو دھوکہ میں رکھے یا یہ کہے کہ مجھے قرضہ نہیں ھے تو یہ موقع ھوسکتا ھے ۔ ایسی چیز نہ ھونی چاھیئے ۔ قرضہ کے ڈاکومنٹس ھوتے ھیں ۔ بہی کھاتہ ھوتا ھے اسلئے تین مہینے کے اندر ھی بھیجنا زیادہ مناسب ھے ۔

ایک اور چیز یہ ھے کہ وکیلوں کو کورٹ میں وکالت نامہ داخل کرنے سے روکا گیا ھے ۔ ممکن ھے کہ بعض اوقات وکیلوں نے اسکا بیجا استعمال کیا ھو اور محض فیس حاصل کرنے کی خاطر اسی ڈگنیفائڈ پروفیشن (Dignified profession) کو بدنام کیا ۔ لیکن پھر بھی قانون کا انٹرپریٹیشن کرنے اور ان نپڑھ لوگوں کو راستہ بتلانے کی پوتر ذمہ داری وکیلوں پر ھی ھے ۔ اگر انپڑھ لوگوں کی راھبری کیلئے حکومت کوئی مشنری رکھتی ھے اور گاؤں گاؤں میں پھر کر لوگوں کو سمجھانے کیلئے ایجنٹس رکھنے کا طریقہ اختیار کرتی ھے اور انہی کے ذریعہ مقدمہ چلائے جاسکتے ھیں تو پھر وکیلوں کی ضرورت نہیں ۔ لیکن بعض دفعہ جیسا کہ کہا گیا حکومت ایک ایکر سے لیکر ایک لاکھ

ایکر تک سب لوگوں کو ریپریزنٹ کرتی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ علحدہ علحدہ وکیلوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے موکل کا فائدہ دیکھیں ۔ آج کے حالات میں وکیل ایک ان اوانڈیبل ڈیول (Unavoidable devil) ہے ۔ اس لحاظ سے میں وکیل کو رکھنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں ۔ گو مجھے وکلت کا اتنا تجربہ نہیں ہے لیکن بہی کھاتہ میں اتنے بکھیڑے ہوتے ہیں کہ کہاں حساب غلط ہے ۔ کہاں دھوکہ ہے ۔ کہاں فرضی کھاتہ ہے اچھے پڑھے لکھے لوگوں کیلئے بھی معلوم کرنا مشکل ہے ۔ یہ اتنا پیچیدہ مسئلہ ہے کہ اچھا تعلیم یافتہ شخص بھی اسکو کم سمجھ سکتا ہے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ وکیلوں کو پیروی کی اجازت دینا ضروری ہے ۔

اسکے بعد یہ پھر ایک سکشن ۳۲ ہے اسمیں سب سکشن ۳ یہ ہے ۔

شری شیش راؤ واگھمارے ۔ آنریبل ممبر کس طرف سے پیروی کی اجازت چاہ رہے ہیں ۔

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ میں تو اسی ڈیٹر کی طرف سے پیروی کرونگا ۔ لیکن یہاں تو شیر بکریاں دونوں ایک ہیں ۔ آپ یہ پابندی قبول نہیں کرینگے (میرا مطلب ہے اسطرف کے بنچس) ۔

شری شیش راؤ واگھمارے ۔ میں یہ سمجھا تھا کہ مقروض ......

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ میں پرسنلی نہیں کہہ رہا ہوں ۔ سب سکشن (۳) یہ ہے ۔

The Government or any officer empowered by it may by notification in the Jarida authorise in any local area any person to advance loans to debtors who are parties to any proceedings under this Act or in respect of whose debts an adjustment has been made under this Act.

کیا ان ہی فریقین کے مقابلہ میں جو کریڈیٹر آتے ہیں انہیں کو قرض دینے کی اجازت دیجائیگی دوسروں کو اجازت نہیں دیجائیگی یا اگر کوئی قرض دینے والا شخص قانون قرض دھندگان کے تحت لائسنس لیگا تو کیا وہی رہیگا اسکی وضاحت ہوجائے تو اچھا ہے ۔ جو بل ہمارے سامنے آیا ہے اس سے بظاہر تو ڈیٹرس یا اگریکلچررس کو رلیف دینے کی نیت ظاہر ہوتی ہے ۔ لیکن ایسے مقروض جن پر کئی بار ڈگری لیجانے کے بعد بھی ان سے ایک پیسہ تک نہ سکا گورنمنٹ یہ ذمہ داری لے رہی ہے کہ وہ وصول کر کے دائن کو دیگی ۔ آج تک اراضی نیلام نہیں ہوسکتی تھی ۔ کوئی دائن اگر ڈگری لیجاتا تو اس کو غریب کسان کے گھر سے دو چار ٹوٹے پھوٹے برتنوں کے سوا کچھ نہ ملتا تھا ۔ لیکن اب گورنمنٹ دائن کو یہ گیارنٹی دیرہی ہے کہ وہ وصول کر کے دیگی ۔

اس بل کے اسپلی منٹیشن کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ قانون بنانے سے بڑھکر اسکی اسپرٹ کو سمجھکر اس کو اڈمنسٹریشن کے ذریعہ عمل میں لانا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔ ورنہ قانون ایک کاغذ کا تکڑا بنکر رہجاتا ہے ۔ اسپرٹ آف لا اور انٹرپریٹیشن آف

کلاسز میں کافی خیال رکھا جانا چاھئے - اوارڈ دیتے وقت اس بات کی گنجائش رہے کہ سنہ ۱۹۳۶ء سے پہلے کے قرضہ جات ۴۰ فیصد کی حد تک معاف کئے جائیں - میں اس پر زیادہ پلیڈنگ کرنا نہیں چاھتا کیونکہ دونوں طرف کے آنریبل ممبرس جانتے ھیں کہ ھمارے کاشتکار کی کمر قرضوں کے بوجھ سے کس طرح ٹوٹ رہی ھے - ایک قرض بے باق ھونے ھی دوسرے سال دوسرا قرض پھر شروع ھوجاتا ھے - ۱۰ انسٹالمنٹس مقرر ھوتے ھیں لیکن وہ دو انسٹالمنٹس بھی نہیں دے سکتا - اسکی وجہ یہ ھے کہ اسکو پراڈکشن کا خرچہ نہیں نکلتا - اسمیں اتنی کیپاسٹی نہیں ھوتی کہ اپنی زراعت کو اسموتھلی چلاسکے - اسکی اصل وجہ ھماری سوسائیٹی کا اسٹرکچر ھے - اس کی اصلاح کیلئے لینڈ ریفارمس کوآپریٹیو سوسائیٹیز - لینڈ مارٹگیج بنکس وغیرہ کی جانب ھمیں زیادہ توجہ دینا ھے - ایسی صورت میں ھی کسان کے قرض کے بوجھ کو ھلکا کیا جاسکتا ھے - اسکے لئے کوئی پراویژن رکھنا ضروری ھے - بعض قرضے ایسے ھوتے ھیں جنکے ڈاکومنٹ نہیں ھوتے جیسے پٹھانوں روھیلوں کے قرضے ھیں - وہ قانونی سود سے زیادہ سود لیتے ھیں - انکے لئے بھی پراویژن ھونا ضروری ھے -

میں نے اس بل کے یہ چند ڈفکٹس بتلائے ھیں - محض اسلئے کہ بمبئی میں ایسا ایکٹ ھے اسکی نقل کرکے یہاں اسکو پاس کردینا کوئی صحیح طریقہ کار نہیں حالات کو سامنے رکھتے ھوئے ھمیں خود طئے کرنا چاھئے -

اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

श्री. माणिकचंद्र पहाडे (कुरुमरी) :—स्पीकर सर, यह जो कानून आया है मैं समझता हूं बहुत देरी मे आया हैं। दरअसल अिससे जितना फायदा मिलना चाहिये अुतना अब मिलेगा या नहीं यह अेक बडा सवाल है क्योंकि हमारे यहा अब तक जो कानून बने है अुनसे साहूकारों ने काफी फायदा अुठा लिया है और अपना लेन-देन बंद कर दिया है। कअी साहूकारों ने लायसेन्स लेना भी बंद कर दिया है और धंदा भी बंद कर दिया है। अैसी सूरत में अब फिर अुनको अिस कानून के तहत दावा दाखिल करके तीन माह के अंदर अपने पूरे हिसाबात तैयार कर के लाने के लिये गुंजाअिश हो रही है अुसकी तरफ हमको खियाल देना चाहिये। यह अेक नुकसान की चीज जरूर होनेवाली है। मेरा अब तक का जो तजरूबा है वह यह है कि कअी साहूकारों ने अपनी साहूकारी बंद कर दी है और जो कानून अिन्तेकाले अरजी आराजी कानून मसालेहत कर्जा और कानून कर्ज देहिन्दगान अिनके तहत जो बातें हुअीं अुनमें जो रहननामे बय की सूरत में दिये गये होंगे वे कतअी हो चुके हैं। तकरीबन अब कोअी अमल होनेवाला नहीं है क्योंकि अुस वक्त अिजाजत दी गअी थी कि जिसको चाहे वह जाकर मोहकमे माल में जिस तरह से दरख्वास्त पेश करे और अुनको फिर रहन करार देने के लिये कोशिश करे। अुन सब मामलात को तय करने के बाद अब किस तरह से मखरूज काश्तकारों को फायदा होगा यह अेक बडा सवाल है। फिर भी यह कानून जरूर कुछ मदद करेगा, अुन लोगों की मदद करेगा जिन पर छोटे छोटे कर्ज हैं और जो मामूली साहूकारी लेनदेन कर रहे हैं। बाकी तकरीबन बडे बडे साहूकारों ने अपने सब मामले तय कर लिये हैं, अुनसे अब कुछ फायदा होगा या नहीं यह सवाल है। अिसलिये अिसमें जो तीन महीने की मुद्दत दी गअी है अुसके दो जुज करने चाहिये। वह अिस तरह से कि जो लायसेन्सयाफ्ता साहूकार कर्ज दे रहे हैं अुनके लिये तीन महीने की मुद्दत होनी चाहिये कि वे अिस

मुद्दत के अंदर दरख्वास्त पेश करें, अगर वे दरख्वास्त पेश नहीं करेंगे तो अुनका कर्ज खतम हो जायगा यह तो जरूरी है। लेकिन जिन काश्तकारों ने अपनी आराजियात रहन के तौर पर बय कर दी हैं अुनके लिये तीन महीने की मुद्दत लगाओ जाय तो कओ साहूकारों ने अपना लेनदेन बंद कर के अुसको तय कर लिया है और वह जो काश्तकार हैं अुसको अिस तीन महीने की मुद्दत का खियाल नहीं रह सकता। वह अुसके लिये दरख्वास्त पेश नहीं करेगा कि मेरा कर्जा फलां वक्त अिस तरह से रहन के बजाय बय कर दिया है, अुसको रहन करार देकर मेरा कर्जा जांचा जाय और अुसका तसफीया कराया जाय। अिसके लिये दोनों तरह से मुद्दत का तायुन करना जरूरी है। अेक साहूकार के लिये जिसने अिस तरह से कर्जा दिया है ओर अुसको लेना चाहता है अुसके लिये तीन महीने की मुद्दत रखी जाय लेकिन जो काश्तकार है, आसामिया है, अुसके लिये मुद्दत बढा दी जाय ताकि वह अुससे फायदा अुठाकर अुसका जो रहन का बय हो चुका है अुसके लिये दरख्वास्त पेश कर सके और अुसको अेक साल की मुद्दत दी जाय। अिस तरह से दो तरफ से दो मुद्दतें रखी जायं। काश्तकार भी तीन महीने के अंदर दरख्वास्त पेश करे अैसा अगर हम रखें तो अुससे काश्तकार को नुकसान होने वाला है क्यों कि वह अनपढ है, अुसको कानून समझनेवाला नहीं है। अिसलिये अुसको खबर लगने के लिये बय का रहन और रहन का बय जो हुआ होगा अुसको फिर से तबदील करवाने के लिये अेक साल की मुद्दत दी जाय और साहूकार जो कर्जा लेना चाहता है, या बय करना चाहता है या जिसका लेनदेन जारी है अुसके लिये तीन महीने की मुदत रखी जाय अिससे दोनों को फायदा होगा और जिनको आप रिलीफ (Relief) देना चाहते हैं अुनको सच्चा फायदा होगा। नहीं तो जो साहूकार बय कर चुका है वह तीन महीने के अंदर दरख्वास्त पेश नहीं करेगा। लेकिन काश्तकार को तो कर्जा देना है। वह समझता है कि मेरा नुकसान होता है। अैसी हालत में अगर तीन महीने के अंदर वह दरख्वास्त पेश नहीं करेगा तो अुसके बय को रहन करार नहीं दिया जा सकेगा। अिसलिये अिस तरह से मुद्दत में फर्क कर देना चाहिये।

दूसरी चीज जो मैं अर्ज करना चाहता हूं वह यह है कि अिस कानून में वकीलों को काम करने के लिये मुमानियत कर दी गओी है। मैं अिसके खिलाफ हूं। अुनको पैरवी करने के लिये अिजाजत देना जरूरी है क्योंकि हमारा यह अनुभव है कि कानूनी मवाद या शहादतें वगैरा जिस तरह से पेश करनी चाहियें अुस तरह से मामूली लोग पेश नहीं कर सकते। जो साहूकार हैं वे होशियार होते हैं वे वकीलों से राय लेकर भी खुद काम कर सकते हैं लेकिन हमारा काश्तकार अिस तरह से काम नहीं कर सकेगा.

तीसरी बात मुझे अेक और अर्ज करना है वह यह है कि सिविल प्रोसीजर (Civil Procedure) के तहत अदालत में काम चलेगा लेकिन अदालत की जबान सिर्फ अुर्दू और अंग्रेजी है, लेकिन अिसके साथ साथ रीजनल लैंग्वेज (Regional Language) भी होनी चाहिये। क्योंकि हमारा काश्तकार रीजनल लैंग्वेज (Regional Language)में ही जितना काम कर सकता है अुतना और जबानों में नहीं कर सकता। अिसलिये अिस कानून में अिसके लिये अेक खास और दफा बढा देनी चाहिये कि अिस कानून के तहत जितनी कारंवाओी बिल्तदाओी अदालत में चलेगी वह सब रीजनल लैंग्वेज में चलेगी। अिसके बगैर काश्तकारों का फायदा नहीं हो सकता। और बाकी बहुत सी बातें बतलाओी गओी हैं अुस पर बहस करने की जरूरत मैं नहीं समझता।

अेक और चीज मैं बतलाना चाहता हूं; वह यह है कि जिस बिल से फायदा क्यों नहीं होगा मैंने जो तजरूबा देखा वह यह है कि अब काफी काश्तकारों का कर्जा कम हो गया है। अुसकी अेक वजह यह है कि आज की अेकानामिक पोजीशन (Economic Position) में पुराने जमाने से काफी फर्क हो गया है। पहले १९२० में जो कर्जा था वह १९३० में तिगुना समझा जाता था क्योंकि अुस वक्त रुपये की कीमत बढ़ गअी थी और माल की कीमत कम हो गअी थी। लेकिन अिस वक्त रुपये की कीमत कम हो गअी है और माल की कीमत बढ़ गअी है। अिस वजह से अुनका कर्जा कम हो गया है। लेकिन फिर भी अैसा कानून होना जरूरी है वह किया जाय, कुछ न कुछ फायदा जरूर पहुंचेगा। लेकिन मैंने और दूसरे लोगों ने भी जो तरमीमात सुझाअी हैं अुन पर गौर करने के लिये और अिस कानून को और बदलने के लिये अिसको सिलेक्ट कमेटी की तरफ सुपुर्द किया जाये तो बहुत अच्छा होगा

ಶ್ರೀ. ಎಸ್. ರುದ್ರಪ್ಪ (ಚಿತಾಪುರ) :—ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ,

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ہندی میں کہیں تو اچھا ہے -

Shri S. Rudrappa : I can express myself very well in my mother tongue. Therefore, please permit me to speak in Kannada.

Shri Devisingh Chowhan, : I request the hon. Member to speak in English.

ಶ್ರೀ. ಎಸ್. ರುದ್ರಪ್ಪ :—ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ,

ಈಗ ನಮ್ಮ ಮುಂದೆ ಹೈದರಾಬಾದಿನ ಒಕ್ಕಲು ಸಾಲಗಾರರ ಪರಿಹಾರದ ಮಸೂದೆ, ೧೯೫೩, ಬಂದಿದೆ. ಈ ಮಸೂದೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಸಾಕಷ್ಟು ಚರ್ಚೆ ನಡೆದಿದೆ. ಕೆಲವು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಸಂತೋಷವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸುತ್ತ ಕೆಲವು ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ. ಇದನ್ನು ಕೆಲವು ಸದಸ್ಯರು ಕಟುತರವಾಗಿ ಟೀಕಿಸಿದ್ದಾರೆ. ನಾನೂ ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವನ್ನು ಹೀಗೆ ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಈ ಮಸೂದೆಯನ್ನು ಬಹು ಬೇಗನೆ ತಂದಿದ್ದಾರೆ. ಈ ಮಸೂದೆಯಿಂದ ತಕ್ಕಮಟ್ಟಿಗೆ ಲಾಭವಾಗುವುದೆಂದು ನಾನು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸುತ್ತೇನೆ. ಹಳ್ಳಿಗಳಲ್ಲಿ ನೂರರಲ್ಲಿ ಎಂಬತ್ತು ಮಂದಿ ರೈತರಿದ್ದಾರೆ. ಅವರ ಜೀವನವು ಒಕ್ಕಲುತನವನ್ನವಲಂಬಿಸಿದೆ. ಆದುದರಿಂದ, ಇಂದಿನ ಸಮಾಜದಲ್ಲಿ ರೈತನ ಜೀವನವು ಮತ್ತು ರೈತನ ಒಕ್ಕಲತನವು ಸಾಹುಕಾರರಿಂದಲೇ ಬೆಳೆದಿದೆ. ಏಕೆಂದರೆ, ಅವನ ಹಣಕಾಸಿನ ಪರಿಸ್ಥಿತಿ ಅಷ್ಟು ಉತ್ತಮವಾಗಿಲ್ಲ. ಪ್ರತಿಯೊಂದು ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಅವನ ಜೀವನವು ಅವನ ಆಗುಹೋಗುಗಳು ಸಾಹುಕಾರನನ್ನವಲಂಬಿಸಿವೆ. ಮೊಟ್ಟಮೊದಲು ಅವನು ಸಂಪಾದನೆ ಮಾಡಬೇಕೆಂದರೆ ಸಾಹುಕಾರನ ಹತ್ತಿರ ಹೋಗುತ್ತಾನೆ. ಹೊಲದಲ್ಲಿ ಬೀಜ ಬಿತ್ತಲು ಸಾಹುಕಾರನ ಸಹಾಯಬೇಕು. ಬೀಜ

ಬಿತ್ತಿದ ಬಳಿಕ, ಹುಲ್ಲು ತೆಗೆಸಿಹಾಕಲು ಅವನ ಹತ್ತಿರ ಹಣವಿರುವುದಿಲ್ಲ. ಅದಕ್ಕಾಗಿ ಸಾಹುಕಾರನ ಹತ್ತಿರ ಹೋಗುತ್ತಾನೆ. ಹೀಗೆ, ಮೊದಲಿನಿಂದ ಕೊನೆಯವರೆಗೂ ಅವನ ಜೀವನ ಮತ್ತು ಅವನ ಒಕ್ಕಲುತನ ಇವೆರಡೂ ಸಾಹುಕಾರನನ್ನೇ ಅವಲಂಬಿಸಿವೆ. ಈ ರೀತಿ ಅವನು ಪರಾವಲಂಬಿಯಾಗಿ ಬೆಳೆ ಬೆಳೆಯು ಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಬೆಳೆಯಿಂದ ಬಂದ ಮಾಲು ವೆಚ್ಚಮಾಡಿದ ಹಣಕ್ಕಿಂತ ಕಡಮೆ ಇರುವುದರಿಂದ ಹೊಲದ ಆದಾಯವು ಬಹಳ ಕಡಮೆಯಾಗುವದು. ಸಾಹುಕಾರನ ಹಣ ಮುಟ್ಟಿಸಲು ಅವನಿಗಾಗುವುದಿಲ್ಲ. ಅವನ ಸಾಲದ ಹಣವು ಹೆಚ್ಚಾಗಿ ಅವನ ಮಕ್ಕಳು, ಮರಿಮಕ್ಕಳು ಆ ಸಾಲವನ್ನು ತೀರಿಸದೆ ಜೀವನವನ್ನು ಕಳೆಯುತ್ತಾರೆ. ಹೀಗಾಗುವುದರಿಂದ ಸಮಾಜದಲ್ಲಿ ರೈತನ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯು ಬಹಳ ಶೋಚನೀಯವಾಗಿರುತ್ತದೆ, ಎಂದು ನಾನು ಹೇಳಬಲ್ಲೆನು. ಆದುದರಿಂದ ಪ್ರಾಂತೀಯ ಸರ್ಕಾರಗಳು ರೈತನ ಮೇಲೆ ಇರತಕ್ಕ ಸಾಲದ ಭಾರವನ್ನು ಯಾವರೀತಿಯಲ್ಲಿ ಪರಿಹಾರ ಮಾಡಬೇಕು, ಸಾಲವನ್ನು ಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಯಾವರೀತಿಯಲ್ಲಿ ಕಡಮೆ ಮಾಡಬೇಕೆಂಬುದಕ್ಕಾಗಿ ೧೯೩೯ ರಲ್ಲಿ "Debt conciliation Board" ನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪಕ್ಕೆ ತಂದವು. ಆದರೆ ಈ ಬೋರ್ಡಿನಿಂದ ಸಾಲಗಾರರಿಗೆ ಸಾಕಷ್ಟು ಪರಿಹಾರವಾಗಲಿಲ್ಲ. ಏತಕ್ಕೆಂದರೆ ಸಾಲ ಬಗೆಹರಿಸುವುದು, ಸಾಲಗಾರನು ಮತ್ತು ಸಾಲಕೊಡುವವನು ಇಬ್ಬರನ್ನೂ ಅವಲಂಬಿಸಿತ್ತು. ಆದ್ದರಿಂದ ಈ ಬೋರ್ಡಿನಿಂದ ಏನೂ ಲಾಭವಾಗಲಿಲ್ಲ. ಈಗ ನಮ್ಮ ಮುಂದೆ ಇರತಕ್ಕ ಸಾಲಗಾರರ ಪರಿಹಾರದ ಮಸೂದೆ ೧೯೫೩ ರಿಂದ ಹೆಚ್ಚಿನ ಲಾಭ ಬರುವುದೆಂದು ನನಗೆ ತೋರುವುದು. ಈ ಬಿಲ್ಲಿನ ನಾಲ್ಕನೆಯ Section ನೋಡಿದರೆ ಅದು ಈ ರೀತಿ ಇದೆ "(೧) ಸಾಲಿಗನು ಅಥವಾ ಹೈದರಾಬಾದು ರಾಜ್ಯದ ಯಾವುದೇ ಸ್ಥಳೀಯ ಪ್ರದೇಶದಲ್ಲಿ ವಾಸಿಸುತ್ತಿದ್ದ ಸಾಲಗಾರನು, ತನ್ನ ಸಾಲಗಳನ್ನು ಸರಿಪಡಿಸುವ ಬಗ್ಗೆ ಈ ಶಾಸನವು ಆಚರಣೆಯಲ್ಲಿ ಬರುವ ಮೂರು ತಿಂಗಳೊಳಗಾಗಿ ಯಾವುದೇ ನ್ಯಾಯಾಲಯದಲ್ಲಿ ಅರ್ಜಿ ಹಾಕಬಹುದು, ಎಂದರೆ ಅರ್ಜಿಗಾಗಿ ಕೊಟ್ಟಿರತಕ್ಕ ಅವಧಿ ಮೂರು ತಿಂಗಳು ಇದೆ. ಆ ಅವಧಿ ಬಹಳ ಕಡಿಮೆಯಾಗಿದೆ. ಆದ್ದರಿಂದ ಅವರಿಗೆ ಈ ಮೂರು ತಿಂಗಳಿಗೆ ಬದಲಾಗಿ ಒಂದು ವರುಷ ಕೊಟ್ಟರೆ ಬಹಳ ಉತ್ತಮವಾಗುತ್ತದೆ, ಎಂದು ನಾನ ಹೇಳ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ಎರಡನೆಯದಾಗಿ, ಕೋರ್ಟ್ ಕೊಟ್ಟ ತೀರ್ಪನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರಲು ಕಲೆಕ್ಟರನಿಗೆ ಅಧಿಕಾರ ಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ. ಇದನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರುವುದು ಕಷ್ಟವಾಗುತ್ತದೆ ಎಂದು ಕೆಲವರು ಅಭಿಪ್ರಾಯಪಟ್ಟರು. ಇದರಲ್ಲಿ ಕೆಲವು ಲೋಪದೋಷಗಳೂ ಇರುವುದರಿಂದ ಈ ಸೂಚನೆಯಿಂದ ರೈತನಿಗೆ ಲಾಭವಾಗುವುದಿಲ್ಲ. ಆದ್ದರಿಂದ, ತೀರ್ಪನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರುವ ಅಧಿಕಾರವು ಸಹ ಕೋರ್ಟುಗಳಿಗೆ ಇರುವುದು, ನ್ಯಾಯ ಎಂದು ನಾನು ಹೇಳುತ್ತೇನೆ.

ಮೂರನೆಯದೆಂದರೆ, ಸಾಲಗಾರನು ಇರಲಿ, ಅಥವಾ ಸಾಲಕೊಡುವವನು ಇರಲಿ, ಅದರ ಬಗ್ಗೆ ಪರಿಹಾರವನ್ನು ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಬೇಕಾಗಿದ್ದರೆ ವಕೀಲರು ಇರಬಾರದೆಂದು ಅದರಲ್ಲಿ ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಿದ್ದಾರೆ. ನಾನಂತೂ ಇದನ್ನು ಅನುಮೋದಿಸುತ್ತೇನೆ. ಆದರೆ ಅಂತಹ ಅನಿವಾರ್ಯ ಪ್ರಸಂಗಗಳಲ್ಲಿ ಸರ್ಕಾರದಿಂದ ವಕೀಲರನ್ನು ನೇಮಿಸಲು ಅವಕಾಶ ಕೊಟ್ಟರೆ ಸಾಕಷ್ಟು ತೊಂದರೆ ದೂರಾಗಿ ಪರಿಹಾರ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ. ಈ ಮೂರು ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ನಾನು ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ತಿಳಿಸಿ ಈ Bill ನ್ನು "Select Committee" ಅವಗಾಹನೆಗಾಗಿ ಕಳಿಸಿಕೊಟ್ಟರೆ ಬಹಳ ಒಳ್ಳೆಯದು ಎಂದು ನಾನು ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ.

شری جی ۔ سری راملو (متھنی) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج جو بل ہمارے سامنے آیا ہے بہت ضروری اور وقتیہ بل ہے ۔ چونکہ جنرل ڈسکشن (General discussion) ہے اسلئے مختصر طور پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس طرح صرف بلس (Bills) لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا ۔ کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ۔ جس طرح ٹیننسی بل لاکر یہ سمجھا جارہا ہے کہ زمین کا مسئلہ حل ہوگا ۔ سپریشن آف امارل ایکٹ (Suppression of immoral Act) لاکر یہ سمجھنا کہ ہم امارل چیزوں کو ختم کردئے یا کمپلسری ایجوکیشن (Compulsory Education) کا بل لاکر یہ سمجھ لینا کہ کمپلسری ایجوکیشن نافذ ہوجائیگا اور اسیطرح ڈیبٹرس بل (Debtors Bill) لاکر یہ سمجھنا کہ ڈیٹس کو دور کرسکتے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ صحیح نہیں ہے اور یہ کار آمد نہیں ہوسکیگا ۔ جسطرح ایک لائیٹ (Light) کے سوئچ (Switch) کو آن (On) کریں تو کچھ روشنی اور کچھ گرمی آجاتی ہے اوسی طرح جب کوئی بل لیجسلیچر میں پاس کرتے ہیں تو اسکے فوائد کی گرمی ہر کسان کو محسوس ہو ایسا قانون ہونا چاہئے ۔ ہمیں آزادی ملی لیکن میں نہیں سمجھتا کہ آزادی کی نعمت کا احساس کسی جھونپڑی تک پہنچا ہے ۔ آزادی صرف جھنڈیاں لہرانے میں نہیں ہے ۔ اس سوچ بچار پر آزادی کا انحصار ہے کہ معاشی ترقی کسطرح کیجائے کسی اسکیم کو کس طرح روبعمل لانا چاہیئے تاکہ آزادی کا ثمرہ ہر جھونپڑی تک پہنچ سکے ۔ اگر ہم یہ چیز نہیں دیکھتے تو یہ غلطی ہے ۔ اگر یہ نہو تو کانگریسی حکومت کتنے بھی بل لائے اوس کے نتیجہ میں فائدہ ہوگا ایسی آشا نہیں ہے ۔ اس بل کے متعلق میں کہونگا کہ اسکے نافذ ہوتے ہی رورل ڈیٹرس (Rural debtors) کو کوئی فائدہ نہ ہوگا میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں اور نہ کانگریس گورنمنٹ بھی ایسا خیال کرتی ہے ۔ اس میں جو سیونگ کلاز رکھی گئی ہے اسکو ملاحظہ فرمایا جائے تو ظاہر ہوگا کہ (Rural Indebtedness) کا کونسا جزو اور کتنا حصہ اس سے بری ہوسکتا ہے اور کسانوں کے کندھوں پر جو قرضے کا بار ہے وہ کس حد تک دور ہوسکتا ہے معلوم ہوجائیگا ۔ اسکا دفعہ (۳) یہ ہے ۔

" Any sum due to a co-operative society ;

.........any sum advanced solely for the purpose of financing of crops........."

اسکے بعد اسمیں یہ بھی ہے کہ

"..........any sum due under a decree or order for maintenance passed by a competent Court......."

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ملک میں آج جتنے کسان ہیں انکی زمینات کوآپریٹیو سوسائٹی میں گروی ہیں اسلئے کہ وہ قرضہ لیکر اپنی اراضیات اور زمینات کا کام انجام دیتے ہیں اسلئے کوآپریٹیو سوسائٹی میں انکی زمینات کا بیشتر حصہ گرو ہے ۔ آج اس میں سے اسکو

ھٹادیا گیا ہے تو زیادہ لینڈ کے کسانوں کے بارے میں سوچا جاتا ہے ۔ اسکے علاوہ دفعہ ۲۲ میں بھی انٹرسٹ کے بارے میں اسنڈنگ آرڈر (Assending order) میں رکھا گیا ہے ۔ جو قرضہ پچھلے زمانے میں لیا گیا ہے اسکا زیادہ سود رکھا گیا ہے اسکے بعد جو قرضہ لیا گیا ہے اسکا انٹرسٹ (٦) پرسنٹ رکھا گیا ہے ۔ جو سود وہ ادا کرتا آیا ہے اسپر مزید سود عائد کرنا بے معنی ہے ۔ حالیہ قرضہ پر جو ٦ فیصد سود رکھا گیا ہے وہ بھی زیادہ ہے ۔کسانوں کے جو رورل ڈیٹس ہیں انکا خیال نہیں ہورھا ہے عجلت میں یہ بل لایا گیا ہے جیسا کہ ٹریژری بنچس کے چند ممبروں نے کہا ہے کہ اسکو سلکٹ کمیٹی میں ریفر کرنا چاھیئے اور ایک اچھے اسٹائیل میں لانا چاھیئے (hotch-potch manner) میں نہ لانا چاھیئے ۔ اسکو روبعمل لانے میں جو تدابیر اختیار کرنا چاھیئے وہ ایسے ہوں کہ اوس سے اس بل کا مقصد حاصل ہو ایسے تدابیر کی چھان بین کرنے کیلئے اسکوسلکٹ کمیٹی میں روانہ کرنا فائدہ مند ہوگا ۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—माननीय अध्यक्ष महोदय, अिस बिल पर कलसे बहस चल रही है, मैं समझता हूं कि करीब १८, २० मौजिज मेंबरों नें अिस बहस में हिस्सा लिया। जो आरग्युमेंटस अिस बहस के सिलसिलेमें किये गये अुन तमाम आरग्युमेंटस का जवाब देना मै मुनासिब नहीं समझता अुसकी जरूरत भी नहीं है। क्योंकि ऑनरेबल मेंबर्स के जो अेतराजात हैं और अुनके नुकतेनजर से अिस कानून में जो खामियां निकलती हैं अुनका निराकरण सेकंड रीडिंग (Second Reading) के वक्त किया जा सकता है। लेकिन चंद बातों के बारे में मैं कुछ वजाहत करना चाहता हूं।

यह कहा गया कि यह बिल अेक अिमिटेशन बिल (Immitation Bill) और अिसे दूसरे स्टेटों से नकल कर के लाया गया है। मैं यह कहना चाहता हूं कि आज दुनिया अितनी आगे बढी है, कि अगर कोअी व्यक्ति यह दावा करें कि मै किसी भी बात का अिमिटेशन नहीं करूंगा तो वह सही नहीं है। प्राचीन कालमे यह कहा जाता था कि महाभारत में सबकुछ है, और व्यासोच्छिष्टम् जगत् सर्वम् हैं। याने जितनी भी चीजें अिस दुनिया में हैं वह सब व्यासकी कही हुअी हैं। लेकिन आज तो सायन्स अितना बढा है कि कोअी अैसा नहीं कह सकता कि मैंने किसी चीज की नकल नहीं की है। और खास कर अैसे मामले में जहां की ६०, ७० फीसद लोगों का ताल्लुक आता है यह रूरल अिनडेटेडनेस (Rural indebtedness) का सवाल है वहां तो यह कहना कीं हम कीसी की नकल नहीं करेंगे बडा मुशिकल और नामुमकिन है। यदि कोअी कहे की मैं नअी बात करनें के लिये दाढी मुंछे बढाता हूं लेकिन यह किसी की नकल नहीं है, तो वह सही नहीं है। क्योंकि बहुत पहले जमाने से लोग अिस तरह दाढी मुछें बढाते आये हैं, और फिर यह भी अेक अिमिटेशन होता है। कहने का मकसद यह है कि जो भी अच्छी बात होती है अुसका अगर अिमिटेशन हो तो कोअी बुरी बात नहीं ह। हमने बंबअी के कानून का अिमिटेशन किया है जिससे कोअी बुरी बात तो नहीं की है। आज आप कोअी भी कानून अुठाकर देखें चाहे वह कहीं का भी क्यों न हो। अुसमें अगर कोअी नअी चीज ली गअी है तो वह किसी न किसी दूसरे कानून की नकल होगी। सबही जगह अिस तरह की नकल की जाती है। हमने यदि अिस कानून में बंबअी की नकल की है तो अुसमें कोअी बुरी बात नहीं की अितना ही

नही बल्कि हमारा जो कॉन्स्टिटयूशन (Constitution) बना है असमें भी दूसरे कॉन्स्टिटयूशन्स की नकल की गओी है। यदि कोओी नकल दिदा व दानिस्ता की जाती है ता कि हमारे कानून में ज्यादा से ज्यादा अच्छाओी आये तो वह कोओी बुरी बात नहीं है। जरूरी चीज कानून का अिम्प्लिमेंटेशन (Implimentation) है।

पहले की हुकूमत ने कर्ज के बारे में सोंचा था, और जो रूरल इंडेटेडनेस (Rural indebtedness) था, उसको कम करने के लिये एक डेट्स कनसिलियेशन अॅक्ट (Debts conciliation Act) नाफीज किया था। उसके तहत कर्जे को कम करने की कोशिश की गई, और वह कुछ हद तक कामयाब भी हुओी हैं। लेकिन उसमें ज्यादा कामियाबी नहीं मिली। पहलेका कानून मसलेहत की बिना पर था। याने कनसिलियेशन (Conciliation) यह उसका बेस (Base) था। यह जो कानून आज यहां पर लाया जारहा है, उसमें स्केलिंग डाऊन (Scaling down) की बुनियाद रखी गई है। हमारे यहां कर्जा कितना है इसका इनव्हेस्टिगेशन (Investigation) अभीतक ठीक ढंग से नहीं हुआ है। और एनक्वायरी (Enquiry) भी अच्छी तरहनहीं हुई है।

लेकिन इसके सिलसिले में जो इनक्वायरी हुई उससे मालूम होता है कि वहां १९३९ में २७० करोड रुपये का कर्जा था। और १९४५ की इनक्वायरी में २१७ करोड रुपये का कर्जा मालूम हुआ। यह कानून वहां पर १९३८ में नाफीज किया गया था। और १९३८ से १९४५ तक के सात साडेसात साल के अरसे में इस कानून के नाफीज होनेके बाद से करीब सात साडेसात करोड के मुकद्दमात अदालतों में दायर हुये। वहां पर कर्जे में करीब साडेचार या पांच करोड रुपये की कमी हुई। याने करीब ५२ फीसद कर्जा कम किया गया। और जिन लोगोंने यह इनक्वायरी (Enquiry) की उनका यह अंदाजा है कि अदालतों में जितने मुकद्दमात का तसफिया किया गया तकरीबन उतने ही मुकद्दमों का तसफिया अदालत के बाहर भी हुआ। इस तरह कर्जेमें कुछ १० करोड की कमी हुई और अंदाजा लगाया जा सकता है। याने २१७ करोड का जो कर्जा है उसमें १० करोड की कमी हुई है। इस तरह ५,७ सालों में ५ फीसद का कर्जा कम होगया और अंदाजा समझा जा सकता है। यदि हमारे पास भी यह कानून नाफीज होजाये तो ५,१० साल में हमारे यहां भी कर्जे में ५,१० फीसद की कमी होगी ऐसा अंदाजा हम भी लगा सकते हैं। काश्तकारों को जरूर कुछ रिलीफ (Relief) मिलेगा।

कुछ ऑनरेबल मेंबर्स ने यह एतराज किया है कि इस कानून में सिर्फ एक ही नुकतेनजर रखा गया है कि कर्ज कैसे कम किया जाय, रूरल इंडेटेडनेस (Rural indebtedness) के तमाम पहलुओं पर गौर करते हुवे कोई सूचना नहीं रखी गई है। बात यह है कि यह कानून एक खास ॲस्पेक्ट (Aspect) को डील (Deal) करने के लिये लाया

गया है। उसका मकसद सिर्फ एकही अॅसपेक्ट को डील करने का है। जैसे कि मनिलेंडर्स अॅक्ट अेक महदूद अॅक्ट है। साहूकार ज्यादा सूद न ले, और डेटर्स (Debtors) को ज्यादा तकलीफ न दे, सिर्फ यही मकसद उस कानून के लाने में था उस कानून का मनशा वही था। उसी तरह यह जो कानन लाया जा रहा है वह भी एक खास मनशे से लाया जा रहा है। यह कानून रूरल इनडेटेडनेस के तमाम पहलुओं के लिये नहीं लाया जा रहा है। इस लिये इस कानून को तमाम पहलुओं के नुकतेनजर से देखना ठीक नहीं होगा। इस कानून का मनशा वह है ही नहीं रूरल इनडेटेडनेस के लिये और दूसरे कानून भी बनाये गये हैं, मसलन कवानीन कर्जादहिंदगान, कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज अॅक्ट वगैरा अिस तरह अलग अलग डिपार्टमेंट के तहत अलग अलग कानून बनाये गये हैं, और बनाये जा रहे हैं। देहात में रहनेवाले कास्तकारों की हालत अच्छी करने के लिये, और उनको इमदाद पहुंचाने के लिये, दूसरे कानून हैं। इन कवानीन के तहत कास्तकारोंको बीज दिये जाते हैं, ऑइल अेंजिन्स दिये जाते हैं। अच्छे बैल मिलने के लिये भी कानून बनाया जा रहा है। इस तरह देहात के लोगों की इमदाद के लिये अलग अलग कानून बनाये जा रहे हैं। इन तमाम बातों को इस कानून में देखना ठीक न होगा।

दफा ४ के बारे में कअी ऑनरेबल मेंबर्स ने कहा है। मै कहना चाहता हूं कि दफा ४ के बारे में कुछ गलतफहमी हो रही है। इस दफा की तरफ बहुत सारे ऑनरेबल मेंबर्स गलत अंदाजे से देख रहे हैं। इसको यदि सही तौर पर देखा जाय तो मालूम होगा कि जो मियाद रखी गयी है वह बिलकुल ठीक है। इसे बढाने को जरूरत नहीं है। मैं समझता हूं कि ऑनरेबल मेंबर्स फिर से इसे समझने की कोशिश करेंगे, तो फिर इसे तबदील करने की ख्वाहिश नहीं करेंगे।

कुछ सन्माननीय सदस्यों ने यह एतराज किया है कि डेटर या मदयून की माली हालात का कोई लिहाज नहीं किया गया है; जब कर्जे का तायुन किया जाता है तो उसे देखा जाना चाहियेथा। लेकिन ऐसा कहना कि उस के अेकॉनॉमिक हालत का लिहाज नहीं किया गया ठीक नहीं है। जो बिल लाया गया है उसमें डेटर की मालीहालात का तायुन करने की कोशिश की जा रही है। सिव्हिल प्रोसिजर कोड (Civil Procedure Code) के तहत जो जायदाद नाकाबिल कुर्की है उसको छोडकर डेटर की पेइंग केपॅसिटी (Paying capacity) को जायदादके ६० फीसद तय किया गया है। अिनकम को देखकर अकसात का तायुन भी करने की इसमें गुंजायश है। अदालत यह अकसात कम कर सकती है। यदि किसी का इनकम कम है तो उसके अकसात ज्यादा होंगे और अगर इनकम ज्यादा है तो यह स्पष्ट है कि उसके अकसात कम होंगे। पेइंग केपॅसिटी देखने का काम अदालतों का है। उसे देखकर अदालतें। अकसात को कम या ज्यादा कर सकती इनकम के लिहाज से यह अकसात रखे जायेंगे।

कुछ ऑनरेबल मेंबर्स ने यह एतराज किया, और यह शुबा जाहिर किया, कि इस कानून के तहत कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज जो कर्जा देती हैं उसके कर्ज को महफूज नहीं किया गया है, लेकिन यह ख्याल गलत है। इस कानून के दफा तीन में यह साफतौर पर बताया गया है कि इसमें जिन्हें महफूज किया गया है उनमें को-ऑपरेटिव्ह सोसाईटीज भी हैं। कोऑपरेटिव्ह सोसायटी के कर्ज की जो रकम है वह इस कानून से बाहरी रखी गई है। इसके तहत कोऑपरेटिव्ह सोसायटी की रकम या शेड्यूल्ड बॅंक्स की रकम महफूज रखी गयी है।

लेकिन कुछ ऑनरेबल मेंबर्स ने तो यह कहा कि वह कोऑपरेटिव्ह सोसायटी का कर्जा महफूज नहीं रखना चाहते। शायद यह ऑनरेबल मेंबर श्रम मंथनी ने कहा होगा। उनकी राय में अगर कोऑपरेटिव्ह सोसायटी का कर्जा अलग रखा गया है तो ऐसे कानून से कोई फायदा नहीं है। क्योंकि आम तौर पर कास्तकारों का जो कर्जा है वह कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का है और उनकी जमीनात भी कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज के पास पडी है। लेकिन मैं यह बताना चाहता हूं कि यह कहना वाकियात से बहुत दूर है। इसके लिये मैं एक चीज आपके मुलाहजे में रखूंगा। हाल ही में केमन्न आयंगार कमिटीने पांच, छः, व्हिलेजेस (Villages) का सर्वे (Survey) किया है, उसमें यह पाया गया कि कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज, और खानगी साहुकार, इनके कर्जे का फीसद अंदाजा किया जाय तो ५.६ फीसद से ऐसा कर्जा ज्यादा नहीं है जो कोऑपरेटिव्ह सोसायटी से लिया गया हो। रूरल इनडेटेडनेस के बारे में जब सर्वे किया गया जब देखा गया कि मुल्क में कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का कर्जा बहुत कम है। और हमारे कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का काम जितना बढना चाहिये उतना अभी तक नहीं बढा। इसका काम अभी इतना नहीं बढा है कि हरएक कास्तकारके पास पहूंचे। कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का कर्जा तो है लेकिन मिकदार ६०,७० लाख से ज्यायद नही है। रिझर्व बँक से २५ लाख रुपये का कर्जा लिया गया है। हमारे कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज को कर्जा देने की जो कपॅसिटी (Capacity) है वह बहुत महदूद है भरूचा का जो रिपोर्ट इसके सिलसिले में आया है उसमें कुल ९० करोड का कर्जा आया है। इसमें एक फीसद का भी कर्जा को ऑपरेटिव्ह सोसायटीज का नहीं है। इसलिये यह कहना कि तमाम कर्जा को ऑपरेटिव्ह सोसायटीज ही का है और इनको यदि मुस्तसना रखा जाय तो कास्तकारों का बडा नुकसान होगा, दुरुस्त नहीं होगा।

लिमिटेशन अॅक्ट (Limitation Act) के बारे में बहुत सी बातें कही गई, और मुसलसिल यह एतराज किया गया कि क्या इस कानून का यह मनशा है कि जो कर्जजात कानून मियादें समाअत के तहत बैरून मियाद हो गये है उनको जिंदा कर के कोर्ट को यह अख्तियार दिया जाय कि उनकी फिर एक मर्तबा समाअत करें? इतना नहीं कि कोर्ट उन मुकद्दमात की समाअत करें बल्कि साहूकारों का कर्जा दिलाने की भी कोशिश करें? मैं समझता हूं कि इसको समझने में थोडी गलतफहमी हो गई है। मैं ऑनरेबल मेंबरों को इस बिल की दफा २ फिकरा ४ की तरफ मुतवज्जेह करूंगा। उसमें कर्जे की तारीफ की गई है। उसमें यह कहा गया है कि—

> "Debt" means any liability in cash or kind whether secured or unsecured due from a debtor...'

'ड्यू' (Due) शब्द के इस्तेमाल से यह बात साफ तौरपर वाजे हो जाती है कि कर्जजात से मुराद ऐसा कर्जा है जो कानून मियादें समाअत के तहत टाईम बार्ड (Time barred) नहीं है, या जिसकी मुद्दत गुजर नहीं चुकी है, और यही इस कानून में मकसूद है। और यह कानून भी इसीलिये किया गया है। कि इस कानून मदयून के कर्जे को कम किया जाय, उसे कुछ रिलीफ

(Relief) दिया जाय। इस कानून का हर्गिज यह मतलब नहीं है कि जो मुर्दा कर्जेजात हैं उनको फिर से जिंदा कर के एग्रिकल्चरिस्ट पाप्यूलेशन (Agriculturist Population) को सताया जाये या उनको तंग किया जाये। और मैं हाऊस को यह भी इतमिनान दिलाना चाहता हूं कि इस बारे में कानूनी तौर पर काफी गौर किया गया है और कानूनदां की भी यही राय है कि ऐसा स्पेसिफिक प्रोव्हीजन (Specific Provision) करने की कोई जरूरत नहीं है। ऐसा कर्जा जो कानून मियादे समाअत के तहत मियाद के बाहर हो चुका है, वह इस कानून के तहत जिंदा नहीं किया जायगा, और इसके लिये अलग प्रोव्हीजन करने की कोई जरूरत नहीं है।

यह एतराज किया गया कि इस कानून में टेनन्टस (Tenants) को शरीक नहीं किया गया है। हां, टेनन्ट ऐसा लफ्ज साफ तौर से इस्तेमाल नहीं किया गया है। लेकिन अगर इस तारीफ को हम जरा गौर से देखें, तो मैं समझता हूं कि गलतफहमी दूर हो जायगी। डेटर की तारीफ की गई है। कुछ दोस्तों ने उस पर भी एतराज किया कि वह क्लम्जी (Clumsy) है, बहुत पेचीदा है। लेकिन ये बातें फिलहाल अलग हैं इसलिये उनको मैं छोड देता हूं। लेकिन —

"Debtor" means (*a*) an individual (*i*) who is indebted (*ii*) who holds land used for agricultural purposes or has held such land at any time not more than 30 years before 1945.

मदयून से ऐसा शख्स मुराद है जो कर्जदार हो और जिसके पास कोई मिल्की आराजी हो। हू होल्डस् लैन्ड (Who holds land) चूंकि यहां इसको 'या' से जोडा गया है इसलिये यहां किसी शख्स की जमीन मिल्कियत होना लाजिमी नहीं है।

....has held such land at any time, not more than 30 years before 1945.

अगर १९४५ के पहले तीस साल के अंदर, कभी किसी जमीन का मालिक रहा है तो वह उसके लिये काफी है।

श्री. के. अनंत रेड्डी (बालकोंडा) :—जमीन का मालिक होने से, जैसा कि अभी आपने कहा, क्या उसमें टेनन्ट का मतलब आ सकता है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैं ने अर्ज किया कि पहले यह तारीफ है कि हू 'होल्डस लैंड' (Who holds land) इसका मतलब यह है कि मालिक होना चाहिये। इसमें टेनन्ट नहीं आ सकते। लेकिन ऑर (or) के बाद जो एक्सप्लनेशन (Explaination) है उसमें यह कहा गया है कि तीस साल के पहले अगर कभी किसी वक्त भी वह जमीन का मालिक रह चुका है, तो भी वह इस कानून के प्रोव्हीजन्स से फायदा उठा सकता है।

श्री. के. अनंत रेड्डी :—मैं यह कह रहा था कि मिल्कियत का तसव्वुर है, टेन्ट का तसव्वुर नहीं है.

श्री. देवीसिंग चौहान ::—मिल्कियत का तसव्वुर पहले हिस्से में है। दूसरा जो हिस्सा है उसमें तीस साल के पहले जो शख्स किसी आराजी का कभी मालिक रहा हो, और अब वह उस

आराजी से महरूम किया गया हो, या उनकी आराजी साहूकार के कब्जे में गई हो, या उसने बेच दी हो, या वह बेजमीन हो गया हो और अब काश्तकार है, तो वह इस कानून की तजवीज से वह फायदा उठा सकता है, यह मेरा मतलब है। लेकिन यह एतराज किया गया है कि यह टेनन्टस (Tenants) के मुताल्लुक नहीं है। तो यह हो सकता है कि ऐसा शख्स जो गुजिश्ता तीस साल के अंदर कभी काश्तकार न रहा हो, यानी कि किसी आराजी का मालिक न रहा हो, लेकिन अब वह काश्त करता है, ऐसे टेनन्टस कुछ होंगे, मुमकिन है, पांच फीसद होंगे ऐसे टेनन्टस के लिये इस कानून में गुंजाइश की गई है लेकिन तीन साल के पहले किसी ने——

श्री. के. अनंत रेड्डी :—फिर १९४५ की ही डेट (Date) क्यों रखी गई ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—कोई एक डेट (Date) रखनी थी इसलिये वह रखी गई है। अगर आप १९५३ रखना चाहते है तो रखिये। सात साल से उसकी मियाद और कम हो जायगी।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं अर्ज करना चाहता हूं कि अगर साफ तौर पर 'टेनन्ट' (Tenant) रखा जाय तो उसके लिये क्या एतराज है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हमने यह प्रोव्हीजन्स (Provisions) किये हैं। सिलेक्ट कमेटी (Select Committee) के पास यह बिल जायगा। वहां इसमें तरमीमात आयेंगे। आपका सजेशन है तो

I am not discarding it ; it may be considered.

मैं सिर्फ जो मौजूदा तारीफ है उसको वाजेह कर रहा हूं। जो तारीफ की गई है उसके लिहाज से मैं समझता हूं कि ९० फीसद काश्तकार उनमें टेनन्टस भी शामिल हैं। वे सब इस में आ सकते है। एक टेनन्ट का शब्द न होने के वजह से कुछ पांच फीसद या दस फीसद भी लोग महरूम नहीं हुए होंगे। कुछ चार या पांच फीसद अशखास महरूम हुये होंगे। लेकिन आज जितने काश्तकार है वे सब इस तारीफ में आ सकते हैं।

लैंड ट्रान्सफर (Land transfer) के बारे में कुछ जिक्र किया गया रूरल इन्डेटेडनेस (Rural indebtedness) हमारे यहां काफी है। और वाकई जो काश्तकार हैं उनकी आराजियात साहूकारों के कब्जे में जा रही हैं। जो अशखास या जो लोग स्वयं खेती का व्यवहार नहीं करते उनके कब्जे में आराजियात जा रही हैं। यह एक मुसल्लिमा बात है। इस बात का तजुरबा सिर्फ हमारे ही मुल्क में नहीं हुवा बल्कि दूसरे मुल्कों में भी यही बात सब के सामने आ चुकी है। और इसी लिये हमने यह प्रोव्हीजन (Provision) किया है। इसके पहले भी इन्सेदाद इन्तेकाले जरई आराजी कानून हमारे यहां नाफीज हुवा था। उसमें जो तजावीज थीं उनको हुकूमतने किसी न किसी सूरत में कायम रखा है। उस कानून का एक बहुत ही अहम जुज यह था कि जरई पाप्यूलेशन, या जो जरई जमीनात पर वाकई काश्त करते हैं, उनकी आराजियात ऐसे लोगों के कब्जे में न जायें जो

जिरआतका पेशा नहीं करते हैं। इसके बारे में वहां जो प्रोव्हीजन था उसीको हमारे टेनन्सी अॅक्ट (Tenancay) में महफूज रखा गया है। और जो बिल यहां पर आया था उसमें भी ये प्रोव्हीजन को कायम रखा गया है। लेकिन न मालूम अपोजिशन पार्टीज (Opposition Parties) की तरफ से क्या तमव्वुरात काम करते हैं। ऐसे सब तजावीज की मुखालिफत की गई। और सुना जाता है कि छोटे छोटे जमीनदार हैं उनको जमीनात बेचनेकी अिजाजत रखी गयी, अिजाजत रखने की कोशिश की गई। लेकिन जो वाकई काश्तकार हैं उनकी आराजियात उन्ही के पास रहें और उनको इन्तेकाल का हक न दिया जाय यही हुकूमत की पालिसी है, और उसी के तहत इन तजावीज को कायम रखा गया और उनको मजबूत करने और कायम रखने की कोशिश की जा रही है।

प्लीडर्स (Pleaders) की पैरवी के बारे में भी काफी गौर किया गया। शाज व नादिर ऐसे ऑनरेबल मेंबर मिले जिन्होंने इसकी ताईद की हो. और इत्तेफाक यह है कि हाऊस में ज्यादा तर प्लीडर्स ही हैं, और मैं भी एक प्लीडर ही हूं। मुमकिन है इस दृष्टी से न हो, कुछ और भी वजूहात इसके हों, लेकिन यह एतराज किया गया कि प्लीडर्स को इजाजत देनी चाहिये। लेकिन मैं यह अर्ज करूंगा कि यह एक पॉलिसी (Policy) का सवाल है। जिन सूबेजात में ऐसे काश्तकार की बहबूदी के लिये कवानिन नाफीज हु हैं, गुज्श्ता तीस चालीस साल से और जिन्होंने तजुरुबा हासिल किया है, क्या उनसे हम फायदा उठाना चाहते हैं? बाम्बे स्टेट को भी जो तजरुबा हासिल है मैं समझता हूं कि वह काबिले तकलीद है हिंदुस्तान के दूसरे स्टे ों में इस रूरल इंडेटेडनेस के मिटाने का जब ख्वाब भी नहीं था, उस वक्त से वहां पर कानून बनाये गये। १८७९ से लेकर आज तक किसी न किसी सूरत से वहां पर ये कानून नाफीज हैं। वहां पर उन्होंनें जो तजरुबा हासिल किया है, उनकी बिना पर हमने इस प्रोव्हीजन को कानून में रखा है। प्लीडर्स को पैरवी करने की अगर इजाजत दी जाय तो कुछ फायदा जरूर होता है। लेकिन जो दौरान मुकदमा बढ जाता है। हम जो काम जल्दी से करना चाहते हैं उसमें बहुत रोडे डाले जाते हैं। कई रुकावटें आ जाती हैं।........

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—क्या मदयून की तरफ से पैरवी करने के लिये कोअी एतराज है ?

श्री. के. व्यंकटरामराव :—और यह कान्स्टीटयूशन के खिलाफ भी है फरीडम ऑफ बिझनेस (Freedom of business) के खिलाफ है।

श्री. देविसिंग चौहान :—पाबंदी लगाना रीझनेबल रिस्ट्रेन्ट (Reasonable Restraint) भी है। हमने उस पर भी गौर किया है। बेलगाम आजादी देना यह तो कान्स्टीटयूशन का मनशा नहीं है। हर चीज पर हम कुछ न कुछ हुदूद डाल सकेंगे। इसलिये अिस स्वीट अॅंड रीझनेबल रिस्ट्रेंट (Sweet and reasonable restraint) से हम ये हुदूद डाल दें तो वह कानून और कान्स्टीटयूशन की जद में से बहार आजाता है।

Shri V. D. Deshpande: Will the hon. Minister please explain what he means by 'sweet'?

(Laughter)

Shri Devi Singh Chauhan: Sweet means—which will be pleasant to opposition members.

(Laughter)

जहां पर ऐसे कानूनों का कुछ तजरुबा हासिल हुआ है, ऐसी रियासतों और लोगों की हमने यहां तक्लीद की है, और मैं समझता हूं कि तक्लीद अच्छी है।

वकीलों के पैरवी करने के सिलसिले में यह कहा गया कि इन को पैरवी करने की इजाजत देनी चाहिये। और यह भी कहा गया कि बाम्बे स्टेट की नकल की गई है। हां, बाम्बे स्टेट में भी वकीलों को पैरवी करने की इजाजत नहीं है।

एक ऑनरेबल मेंबर :—बाम्बे में तालीम का मेयार क्या है? यह आप जानते हैं कि वहां पढे-लिखे लोगोंका क्या पर्सेंटेज (Percentage) है?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हमने नकल भी की है तो बाम्बे स्टेट की की है। वह यहीं की एक रियासत है। वह कोई रशिया या अन्य दूसरा देश नहीं है। और इसी वजह से यहां के अेज्युकेशन (Education) के पर्सेंटेज (Percentage) में और बाम्बे के एज्युकेशन में कोई ज्यादा फरक नहीं होसकता। यहां के एज्युकेशनका परसेंटेज कोई ९/१० होगा तो बंबई का पर्सेंटेज कोई १२/१४ होगा। इससे ज्यादा फरक नहीं हो सकता। इस मसले पर जो बहस की गई है वह ठीक नहीं रही है। इसलिये बंबई के कानून में ऐसा दफा है वैसा ही पूरा दफा यहां रखा गया है। वहां पहले कोर्ट में पैरवी होती थी, लेकिन बाद में उसको बंद किया गया। लैंड मॉर्टगेज (Land Mortgage) को जिसदफे से जिमतना नही किया गया है।

मैं इसके सिलसिले में यह अर्ज करना चाहता हूं कि अदालतों में जो कार्यवाही होती है वह वाकयात के बिना पर होती है। वहां पर फैक्ट्स फाइंडींग (Facts finding) का काम जो होता है वह वाकायत के बिना पर होता है। वहां पर क्रेडिटर (Creditor) और डेटर (Debtor) अेक जगह मिलते हैं। पर हिस्ट्री ऑफ दी केसेस (History of the cases) सुनी जाती है। वाकयात बयान किये जाते हैं, जिसका फर्स्ट अपील वहीं रखा गया है। जहां पर वाकयात बयान किये जाते हैं, हिस्ट्री ऑफ दी केस सुनने के बाद अपील का मसला आता है। वहां पर कानून में वकील को पैरवी की इजाजत दी जाती है। उन वाकियात के बिना पर अपील में फ़ैसला किया जाता है। अगर उसमें कुछ नुक्स रहा हो या उसमें कुछ सबब रहा हो तो फर्स्ट अपील के समय वह डिस्ट्रिक्ट

कोर्ट में जा सकता है। वहां पर वकिलों को पैरवी करने की इजाजत रखी गई है। यदि पहले ही वकीलों को पैरवी करने की इजाजत दी जाय तो फिर उस में मदयून और दायन का बहुत नुकसान होगा ।

एक सजेशन यह भी रखा गया कि है मदयून को वकील के जरिये पैरवी करने की इजाजत दी जाय, और दायन को इजाजत न दी जाय। लेकिन में इसकी कोई जरूरत नहीं समझता हूं। इस तरह दायन के साथ फरक करने की कोई जरूरत में नहीं समझता हूं।

एक बात यह भी रखी गई कि जैसे बाम्बे के कानून में वकीलों को इमतना किया गया है वैसा यहां की हालत देखते हुए मना नहीं करना चाहिये। इस सिलसिले में यह कहना चाहता हूं कि जिस तरह हमारे यहां जो टेनन्सी अॅक्ट (Tenancy Act) बन रहा है उसमें यह प्रॉव्हिजन रखा गया है कि टेनन्सी के झगडे अदालतों के सामने चलेंगे, वैसे ही इस कानून में रखा गया है। और इसी लिये वकीलों को पैरवी करने के लिये मना किया गया है। और यह साबित हो गया है कि अगर वकीलों को पैरवी करने की मनाई की जाय तो मुकद्दमें का तसफिया जल्दी हो सकेगा। यह देखा गया है कि वकील अदालतों के ओहदेदार पर अपना प्रेशर (Pressure) डालते हैं। इसका मतलब यह नहीं है कि उनका असर इतना होता है कि मुकद्दमें का फैसला ही बदल सके। लेकिन इतना तो जरूर होता है कि पेशी की तारीख बदल कर रखी जा सकती है और आज की पेशी कल तक के लिये बढाई जा सकती है। उसकी वजह से दौराने मुकद्दमे में तावलत आती है।

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ (بھوکردن۔عام) ۔کیا آنریبل موور آف دی بل جانتے ہیں کہ ھماری عدالتیں کسی وکیل سے متاثر نہیں ھوتیں؟ یہ اختیار تو عدالت ھی کو دیا گیا ہے نہ کہ مال کو۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैंने तो पहले ही अर्ज किया कि पैरवी की बिलकुल जरूरत नहीं है ; क्योंकि वहां तो सिर्फ वाकियात बयान किये जाते हैं। वहां तो क्रेडिटर (Creditor) और डेटर (Debtor) अपनी अपनी हिस्ट्री (History) सुनाते हैं। हाकिमे अदालत सिर्फ हिस्ट्री ऑफ दी केस (History of the case) सुनते हैं। इसलिये ऐसे मौके पर वकीलों की कोई जरूरत नहीं समझी जाती है।

श्री. माणिकचंद पहाडे :—मेरा ख्याल है कि बॉम्बे में वकीलों को पैरवी करने की इजाजत दी गई है। और हमारे तजरुबे के लिहाज से यहां भी वकीलों को इस तरह पैरवी करने की इजाजत देनी चाहिये।

श्री. देवीसिंग चौहान :—इस तरह की इजाजत वकीलों को नहीं दी गई है। बॉम्बे में कुछ भी हो, हम नहीं देना चाहते हैं। आपका तजरुबा कुछ भी हो, मैं नहीं देना चाहता।

شری جی۔ سری راملو۔کیا آنریبل منسٹر ایسے وکلاء کے بارے میں کہہ رہے ہیں جو ساتھ ھی ساتھ کانگریس کے ایم۔ایل۔اے بھی ھیں؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुझे इसका इल्म नहीं है कि वह काँग्रेस पार्टी के हैं. या सोशिलिस्ट पार्टी के है । वह तो वकीलों पर मुनहसर रहेगा ।

श्री. विरेंद्र पाटील (आळंद) :—मैं ऑनरेबल मीनिस्टर पूछना चाहता हूं कि मायनर- (Minor) और विडोज़ (Widows) के लिये इस कानून में क्या प्रोव्हिजन (Provision) रखा गया है। इसके बारे में आप वजाहत करें तो अच्छा होगा ।

श्री. देवीसिंग चौहान :—यह जो कानून बनाया जा रहा है वह आम सूरतों के लिये बनाया जा रहा है । एक्सेप्शन (Exception) के लिये नहीं बनाया जा रहा है। एक्सेप्शन के लिये कानून नहीं बनायें जाते हैं। इसवजहसे उनके लिये कुछ बडी इस्तसना करने की जरूरत नहीं है ।

شریمتی شاہ جہاں بیگم (برگی) - لیکن جو وڈوز ھیں یا ناسمجھ بچوں کی مائیں ھیں اور انپڑھ ھیں ان کا لحاظ ھونا چاھیئے - اور خصوصاً جبکہ ھمارے پاس عورتوں کی تعداد ٥٦ فیصد ہے اور مرد صرف ٤٤ فیصد ھیں تو ایسی صورتوں میں ٥٦ فیصد عورتوں کا لحاظ کرتے ھوئے کیا انکے لئے اکسپشن دینے کی ضرورت نہیں ہے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुझे औरतों के लिये बहुत हमदर्दी है, लेकिन मै यह बताना चाहता हूं कि जो औरतें पर्दे में रहती हैं उनके लिये यह कानून नहीं। उन औरतों को तो इस कानून से कुछ फायदा नहीं हो सकता है ; क्योंकि जिन लोगों के मुताल्लुक यह कानून बनाया जारहा है वे औरतें बाजार में चीजें खरीदने जाती हैं, और बाहर भी काम करती हैं। वे औरतें अदालतों में भी जा सकती हैं। उनके लिये कुछ मुश्किल नहीं है । जो बहनें पर्दे में रहती हैं उनका इससे कोई संबंध आनेवाला नहीं है, क्योंकि उनका कर्जा तो १५००० से ज्यादा होगा ।

شریمتی شاہ جہاں بیگم - آنریبل منسٹر مجھے معاف فرمائیں میں ان سے یہ التجا کرونگی کہ جو مقروض عورتیں ھیں انکا لحاظ کرنا ضروری ہے - کیونکہ ناسمجھ بے علم اور غریب عورتیں ھیں اونچ نیچ کے داؤ نہ جانکر قرض کی چکر میں آتی ھیں - ممکن ہے کہ امیر عورتیں اس میں نہ آئیں - لیکن ھر صورت میں انکا لحاظ ضروری ہے -

Shri Devi Singh Chauhan : **I have great sympathy for the cause of women. If the hon. Member brings in any amendment, I will consider it.**

श्री. [illegible] :—मुख्तारान् पैरवी जायज़ रखी गयी है क्या ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुख्तारों में ही वकील आते हैं। मैं समझता हूं कि वह भी मसमू है।

श्री. [illegible] :—मुख्तार और वकील अलग अलग हैं।

श्री. देवीसिंग चौव्हान :–अिससे तो आपका मकसद पूरा होगा।

श्री.शेषराव वाघमारे :–मै तो मुख्त्यारन पैरवी की अिजाजत नही देना चाहता हू।

श्री. देवीसिंग चौव्हान :–मै और अेक चीज अर्ज कर देना चाहता हूं कि बहस के दौरान में अिसकानून के अिम्प्लिमेंटेशन (Implimentation) के बारे में काफी कहा गया है। जो बिल मैंने यहां पर रखा है, मै समझता हूं कि अुसको अिम्प्लिमेंट करने की ज्यादातर जिम्मेदारी हुकमत पर नही आती है, और जो भी जिम्मेदारी आती है वह बहुत महदूद है। सरकार पर जिम्मेदारी सिर्फ यह कानून नाफीज करने की हद तक ही आती है। डेट्स कनसिलियेशन बोर्ड (Debts conciliation Board) जो कायम किये गये थे अुसको अिम्प्लिमेंट (Impliment) करने की जिम्मेदारी हमारे अूपर थी। लेकिन यह देखा गया कि अुनका कुछ ज्यादा फायदा नहीं हुआ। जो बोर्ड काम नहीं करते थे अुनको खतम कर दिया गया। आज फिलहाल १०, १२ ताल्लुकों में अिस तरह के डेट्स कन्सिलियेशन बोर्ड कायम हैं, और अुनका कुछ काम वहां पर हो रहा है। अिस कानून के जरिये सब तरह के ज्यादातर अधिकार अदालतों को दिये गये हैं। हम सिर्फ यह कानून बनाकर पूरी स्कीम (Scheme) नाफीज करना चाहते हैं।

यह भी नुकताचीनी की गअी कि टेनन्सी अॅक्ट (Tenancy Act) के जैसा यह अेक दूसरा कानून बनाया जा रहा है। टेनन्सी अॅक्ट के तहत अुसे अिम्प्लिमेंट (Impliment) करने की जिम्मेदारी कुछ न कुछ ओहदेदारान पर होती है, वैसे ही अिस कानून में भी रहनी चाहिये। लेकिन बात यह है कि अैसी जिम्मेदारी अिस कानून के तहत नहीं है। अिसको अिम्प्लिमेंट करने की जिम्मेदारी अदालतों पर हैं क्योंकि अिसके लिये अदालतें मुकर्र की गयी हैं। अेक हैं। मुनसिफ मॅजिस्ट्रेट और दूसरे हैं डिस्ट्रिक्ट मॅजिस्ट्रेट। लेकिन फिर भी यह अिम्प्लिमेंट करने की जिम्मेदारी हमपर कम हैं। अगर आप यह कहना चाहते हैं कि जिन लोगोंको अिससे फायदा अुठाना चाहिये अुनको अदालतों में लाने का काम मोहमारा है और हम अुनको अदलतों में जाने के लिये मशविरा दें, तो अैसा नहीं हो सकता है। जाहिर है कि जो लोग अिस कानून से फायदा अुठानेवाले हैं, अुनको खुद हो कर अदालतों मे जाना चाहिये। मेंबर्स ने यह कहा है अुनका भी मनशा यह नहीं होगा की अुन लोगों को अदालतों में रूजू करवाने की जिम्मेदारी हमारी हैं। अदालतों में जाकर तो अुन्ही को रूजू होना चाहिये। अगर अदालत में मुकद्दमें को देर होती है, और अुसका दौरान बढता है, और कार्यवाही में ज्यादा देरी होती है, तो वह बात हुकूमत के दायरेसे बाहर है। क्योंकि वह बात तो अदालतों के सामने रहती है। अिस कानून के अिम्प्लिमेंटेशन (Implimentation) की जिम्मेदारी अिस हाअुस के ऑनरेबल मेंबर्स लें तो ज्यादा अच्छा होगा। क्योंकि अिस हाअुसमें हर ताल्लुके से नुमाअिंदे आये हैं। वह अिस कानून को अच्छी तरह से अिम्प्लिमेंट कर सकते हैं। और यह स्कीम अच्छी तरह चल रही है या नहीं, यह देख सकते हैं। यहां

Every constituency has been represented by one M.L.A.

अिसलिये यदि हाअुस के आॅनरेबल मेंबर अिसमें दिलचस्पी लें तो अिसका अिम्प्लिमेंटेशन अच्छी तरह हो सकता है। हुकूमत सिर्फ अिसके लिये पँफलेट आदि शाया करके प्रचार का काम कर सकती है। लेकिन अिम्प्लिमेंटेशन तो अदालत का काम है।

अिसके सिवाय दूसरे जो अेतराज़ात किये गये हैं, मैं समझता हूं वे ज्यादा अहम नहीं हैं। और अगर कुछ अहम हैं भी तो अुनका लिहाज या अुन पर गौर सेकंड रीडिंग (Second Reading) के मौके पर हम कर सकते हैं। अिसलिये मैं हाअुस का ज्यादा वक्त न लेते हुअे यह अपील करूंगा कि अिस फस्ट रीडिंग (First Reading) को पास किया जाय।

श्री. के. व्यंकट रामराव :—दफा ४१ की तरफ मैं आपकी तवज्जेह मफजूल करता हूं। अुसमें मदयून की जायदाद फरोख्त कर सकते हैं। अिसके बारे में आपने कुछ कहा नहीं।

श्री. देवीसिंग चौहाण :—हां, ४१ दफा है, मैं जानता हूं। लेकिन वह अेक अिस्तसनाअी सूरत है। अगर अितना कम अिन्कम (Income) अुसकी जायदाद से निकलता है कि जिससे १२ अकसात में अुस कर्ज की आदाअी हो न सके, तो वह जायदाद फरोख्त की जा सकती है। लेकिन शाज व नादिर अैसा होता है। अैसे केसेस बहुत ही कम हैं जिनका अिनकम अितना कम है। लेकिन साथ साथ अिनसाल्व्हन्सी (Insolvancy) का भी अेख्तियार रखागे या है।

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a bill to consolidate and amend the law for the relief of agricultural debtors in the State of Hyderabad, be read the first time".

The Motion was adopted.

Half an Hour Debate

Mr. Deputy Speaker : We will now proceed to the half an hour debate. Shri Ch. Venkatrama Rao.

شری سی ایچ-وینکٹ رام راؤ- مسٹر اسپیکر- میں نے ایک سوال ۱۶ ستمبر کو بھیجا تھا جسکا نمبر ۵۳ (۱۸) ہے- منسٹر صاحب متعلقہ حاضر ہونے کی بنا پر آنریبل منسٹر فارکامرس اینڈ انڈسٹریز نے اسکا جواب دیا تھا - سوال یہ تھا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ستیا نامی عورت پر چھ کیسس رکھے گئے تھے - کیا یہ بھی صحیح ہے کہ پولس کی طرف سے جو گواہ پیش کئے گئے تھے انہیں مارا گیا تھا - تو آنریبل منسٹر صاحب نے پہلے جزو کو مان لیا کہ صحیح ہے اور دوسرے جزو کے متعلق کہا کہ غلط ہے - میں نے فوراً سپلمنٹری میں سوال پوچھا کہ اسکی جو رپورٹ آپ کو ملی بالکل ریسنٹ ہے یا ایک عرصہ قبل منگوائی گئی ہے - تو یہ بھی فرمایا کہ ریسنٹ ہے - میں عرض کرونگا کہ واقعہ یہ ہے - ستیا پر تقریباً ۷ کیسس رکھے گئے جسمیں سے دو کیسس جنکے متعلق میں نے منسٹر صاحب سے بھی پوچھا تھا اس سے قبل کے مہینے میں کورٹ سے ریجکٹ ہونے جسکی کاپیز میں ہاؤس کے سامنے پیش کرونگا - ایک کیس کی نقل یہ ہے -

"نقل حکم افسر عدالت سب جج ضلع محبوب نگر -

به اجلاس شری نرهر راؤ صاحب سشن جج ضلع محبوب نگر ۔

نمبر مقدمہ ۱۸-۲-۵۳ء

حکومت حیدر آباد ذریعہ پولس کوتہ پلی بنام رنگما ۔

"Ordered :

The accused Rangamma *alias* Sathyamma, is discharged as the charges against her are not proved and she be released at once if she is not wanted in any other case".

Accused 1, 2 and 3 sent to the D. P.O,. Mahboobnagar as they belong to that Department.

دوسرا حکم یہ ہے ۔

نقل حکم آخر عدالت سب جج ضلع محبوب نگر ۔

باجلاس شری نرهر راؤ صاحب سشن جج ضلع محبوب نگر ۔

نمبر مقدمہ ۱۳-۲-۵۳-۱۹۵۳ء

دی اسٹیٹ پولس اچم پیٹہ بنام ستیا عرف رنگما ۔

"Ordered :

The accused Rangamma *alias* Sathyamma is discharged as the charges against her are not proved and she be released at once if she is not wanted in any other case.

دوسرے جزو کے جواب میں منسٹر صاحب نے صاف طور پر کہا کہ یہ غلط ہے اس ضمن میں میں نے پوری نقل منگوائی ہے مگر یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ کراس اگزامینیشن (Cross examination) کے وقت کا سنا اور گرویا نے جو بیان دیا ھے وہ میں آپکو سنانا چاھتا ھوں ۔

"I have got pain in my left wrist. This pain is caused on account of the beating by the S. I. Police, Achampet. He beat me about 15 days ago before his arrival to my village for the investigation of this case. I do not know why he beat me.

I neither complained about this beating nor I request the Court now to take any action. I have fear that S. I. would beat me once again if I file a complaint against him".

یہ بیان اوس نے کورٹ میں دیا ھے ۔ چند دن قبل جبکہ آنریبل ھوم منسٹر صاحب جو اس سوال کے وقت نہیں تھے انکی بجائے کامرس اینڈ انڈسٹریز کے منسٹر صاحب نے جواب دیا

لیکن ہوم منسٹر صاحب نے ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہا کہ کسی گواہ نے جرح کے وقت ایسا نہیں کہا کہ انہیں کسی نے مارا ہے۔ میں کہونگا کہ ہوم منسٹر صاحب نے اسکو غلط انداز میں پیش کیا ہے ۔ اس قسم کے ایک اور سوال کے جواب میں جناب ہوم منسٹر صاحب نے ایسا کہا کہ سب انسپکٹر نے نہیں مارا ہے بلکہ کسی اور نے انہیں مارا ہے ایسا وہ بیان دئے ہیں ۔ ستیہ پر سات کیسس پٹ اپ (Put up) کئے گئے۔ ایک کیس میں ایک سال کی سزا ہوئی مابقی میں سے دو کیسس اسی ہفتہ میں کورٹ سے ریجکٹ (Reject) ہوگئے۔ کاسنا گرویا کے ضمن میں عرض کرونگا کہ انکو مارا پیٹا گیا ہے ۔ کسی پریڈ میں انکو یہ بتایا گیا کہ کسطرح سے بیان دینا چاہئیے۔ ستہ کو گاؤں میں لیجا کر کاسنا اور گرویا سے کہا گیا کہ آیا آپ لوگ یہ عورت کو جانتے ہیں یہ کہکر زبردستی شناخت کرائی گئی اور ان لوگوں کو وہاں مارپیٹ کیگئی ۔ پندرہ دن کے بعد انکو کورٹ میں پیش کیا گیا اور کورٹ میں انہوں نے وہ بیان دیا جسکو میں نے ابھی پڑھکر سنایا ہے۔ کورٹ میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ سب انسپکٹر ہمکو ماریگا اسلئے ہم نے پہلے بیان نہیں دیا تھا ۔ محبوب نگر کی عدالت میں تیس کیسس رکھے گئے تھے جن میں سے (۲۹) فیل ہوگئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے فالس کیسس (False cases) رکھنے میں ہماری پولس بہت پارٓ ہے ۔ گوبند راجلو نامی سرکل انسپکٹر نے پدما راؤ نامی کسان سبھا کے کارکن کو وہاں کی کسان جد و جہد کو فیل کرنے کیلئے گرفتار کیا ۔ ۱۰-۹-۵۲ء کو انکو ارسٹ کیا گیا ۔ اپوزیشن کے لیڈر ۱۸-۹-۵۲ء کو اسی کیس کو حکومت کے ہاں ریپریزنٹ (Represent) کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ ۲۸-۹-۵۲ء کو قانونی کارروائی جاری ہے ۔ یہ چیز پولس افسروں کو معلوم ہوتی ہے ۔ پھر کیا ہے ۔ افسروں کو معلوم ہونے کے بعد فوری یف ۔ آئی ۔ آر فرسٹ انفرمیشن رپورٹ (First Information Report) ۳۰-۹-۵۲ء کو عدالت کو بھیجی جاتی ہے۔ پدما راؤ کو اتنے برے طریقے سے مارا پیٹا گیا ہے کہ جسکی حد نہیں۔ اے۔ رام چندرا ریڈی صاحب یم ۔ یل ۔ اے وہاں جاتے ہیں تو اون سے کہا جاتا ہے کہ پولس نے اب تک کوئی کیس نہیں رکھے ہیں اگر آپ کورٹ میں ضمانت پیش کرنے کیلئے آتے ہیں تو پانچ کیسس تیار ہیں ۔ ہمارے ایک ایک کامریڈ پر ۵-۱۰ کیسس رکھے جاتے ہیں اور وہ بھی فالس کیسس جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ناکام ہوجاتے ہیں ۔ گوکل متیا بھونگیر پر (۱۰) کیسس رکھے گئے ۔ کلما نارائن پر (۴) کیسس ۔ جی۔ موہن ریڈی کنڈل ریڈی جنکے متعلق یہاں کئی سوالات کئے گئے تھے کہ وہ بیمار ہیں انکو فالج ہوگیا ہے ان پر (۶) کیسس رکھے گئے جو کل ہی ان تمام سے چھٹ گئے۔ منسٹر متعلقہ بڑے ہی فخر سے یہ کہہ رہے تھے کہ کریمنگر میں (۱۰) کیسس اسیطرح رکھے گئے ہیں ۔ نلگنڈہ میں ۔ نظام آباد میں ۔ اسکے علاوہ عادل آباد میں کئی جگہ اسی طرح کیسس رکھے گئے ہیں ۔ جتنے کیسس جاتے ہیں ان میں سے زیادہ تر ریجکٹ ہوجاتے ہیں کیونکہ فالس کیسس رکھے جاتے ہیں۔ کامریڈ امرت لعل پر کئی کیسس رکھے گئے۔ بتلہ پلی ترپتی ریڈی کے نام پر پانچ کیسس رکھے گئے فالس کیسس رکھے جانے میں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چھوٹ جاتے ہیں ۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسطرح سے فالس کیسس

رکھتے ھیں تو ھوم منسٹر صاحب کہتے ھیں کہ یہ غلط ھے - غلط ھی غلط ھے - غلط کیسس لاکر پیش کرتے ھیں یہ کہا جاتا ھے - اسکے بارے میں عدالت کے کئی نقول لاکر پیش کرسکتا ھوں - اسوقت بعض نقول میرے پاس نہیں آسکے - جن میں کورٹ نے وارننگ دی ھے کہ ایسے فالس کیسس نہیں لائے جانے چاھئیں - کورٹ کی اس تجویز کی نقل ابھی میرے پاس نہیں آئی ھے - آنے کے بعد پیش کرونگا - اسطرح کہتا ھوں تو کہتے ھیں کہ غلط ھے - چھ کیسس اب بھی کا سنا گرویا پر چل رھے ھیں اسکے متعلق کہا جاتا ھے تو کہتے ھیں کہ غلط ھے - سپلیمنٹری کوئسچن کرتے ھیں تو اسپر بھی یہی جواب دیا جاتا ھے کہ غلط ھے - میں عرض کرونگا کہ جتنے فالس کیسس رکھنے کی کوشش کی جارھی ھے اوس سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ حکومت اسکو اپنی پالیسی بنائی ھے - امپارٹنٹ (Important) لوگوں کو اور اپوزیشن پارٹی کے لوگوں کو ختم کرنے کیلئے ایک پالسی بنالیگئی ھے کہ فالس کیسس لگائے جائیں اگر کوئی ریجکٹ ھوجاتا ھے تو کوئی بات نہیں - یہ حکومت کا علانیہ تصور ھے - پری پولس ایکشن (Pre Police Action) کے کئی کیسس بھی اب تک رکھے ھوئے ھیں - میں یہ عرض کرونگا کہ آخر حکومت کی پالیسی کیا ھے - اگر صاف صاف کہدیں کہ ھماری پالیسی یہ ھے تو ھم سمجھ جائینگے - جب یہ کیسس عدالت میں جاتے ھیں تو ریجکٹ ھوجاتے ھیں - حکومت کہتی ھے کہ عدالت میں جائیے - وھاں جاتے ھیں تو کیسس ریجکٹ ھوجاتے ھیں اور پھر دوسرے کیسس قائم کردیتے ھیں - میں منسٹر صاحب سے التجا کرونگا کہ وہ صاف صاف سامنے آجائیں اور اپنی پالسی کا اظہار کردیں ورنہ غلط طور پر جو جوابات دئے جاتے ھیں تو پھر ھم کو اسکے بارے میں سوچنا پڑیگا -

شری دگمبر راؤ بندو - سوال جو کیا گیا تھا وہ یہ تھا -

"The number of cases filed against Shrimati Sathyamma arrested on 25-5-1953 in Suryapet Taluqa".

اسکا جواب میں نے یہ دیا کہ

"8 cases have been filed against Sathyamma *alias* Rangamma, three under section 395 I. P. C., four under Section 392 I. P. C. and one under Section 19 (*e*) and (*f*) of Arms Act"

اسکے بعد " بی " میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کا سنا گرویا کو کیا سرکل انسپکٹر پولس نے مارا پیٹا تھا - میں نے انکاری جواب دیا - آج یہ جو نقل داخل کیجارھی ھے اس میں کسی اور گواہ کے بارے میں ذکر کیا گیا ھے - یہ نقل کسی اور گواہ کے بارے میں ھے - ان گواھوں کے بارے میں یہ نقل نہیں ھے جنکا میں نے ذکر کیا ھے - اب یہ کہا گیا ھے کہ کتنے کیسس داخل کئے گئے ھیں - انکی تعداد میں نے بتائی ھے - ھر مقدمہ سے متعلق دریافت کیا گیا تو میں نے یہ جواب دیا کہ مجھے تفصیلات کا علم نہیں ھے یا یہ کہ میں یہ نہیں جانتا -

شری سی۔ ایچ وینکٹ رام راؤ۔ میں نے صاف طور پر یہ کہا ہے کہ اسکا جواب کامرس اینڈ انڈسٹریز کے منسٹر صاحب نے دیا تھا ۔

شری دگمبر راؤ بندو۔ خیر۔ سوال یہ تھا اور میں نے اوسکا وہ جواب دیا ۔ ہر کیس کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا ۔ جب میں نے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دو مقدمات ختم ہوگئے ہیں ۔ معلوم ہوا کہ ایک کیس میں ایک سال قید کی سزا ہوئی ۔ دو کیسس میں چھوٹ گئے ہیں اور پانچ کیسس پنڈنگ (Pending) ہیں۔ ناگر کرنول کے منصف صاحب کے اجلاس پر گواہیاں ہو رہی ہیں ۔

آنریبل ممبر نے البتہ ایک بات پوچھی ہے ۔ انہوں نے سوال پیدا کیا ہے کہ گورنمنٹ نے اسطرح کی پالیسی طئے کی ہے کہ کسی خاص پارٹی کے آنریبل ممبرس یا انکے ساتھیوں پر جھوٹے مقدمات لگائے جائیں اور اسطرح کا سلسلہ چلایا جائے ۔ اسکا جواب میں مختصر طور پر عرض کرونگا ۔ میں هاوز کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی ڈیفینیٹ پالیسی (Definite Policy) یہ ہے کہ بلا لحاظ پارٹی کے کوئی بھی شخص جو تعزیری جرائم کا ارتکاب کرتا ہے اور جسکا نوٹ پولس کے پاس آتا ہے ضابطہ فوجداری اکے تحت اوسکے خلاف پولس ضرور کارروائی کریگی ۔ وہ مقدمہ عدالت میں جائیگا ۔ عدالت میں جو فیصلہ ہوگا وہ ہوگا ۔ ہر مقدمہ عدالت میں جاتا ہے اور ناکام ہوتا ہے تو اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ مقدمہ جھوٹا تھا اسلئے ناکام ہوا ۔ بات یہ ہے کہ پولس کی تفتیش ہوتی ہے اور تجربہ یہ ہے کہ ایک شخص آتا ہے اور ایک بیان دیتا ہے اور جب وہ عدالت میں جلتا ہے تو دوسری بات بیان کرتا ہے ۔ وہ دوسرے کسی شخص کے اثر میں آجاتا ہے ۔ خاصکر میں آنریبل ممبر کو ایک وہ وقت یاد دلاونگا کہ ایک شخص باوجود پانچ پانچ قتل کرنے کے کسی شخص کی مجال نہیں تھی کہ یہ کہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے ۔ پولس کی کیس ڈائری میں ایک چیز آتی ہے پولس اسکی تفتیش کرتی ہے پولس اپنے مواد کے لحاظ سے کیس عدالت میں پیش کرتی ہے ۔ گواہوں کے بیانات ہوتے ہیں ۔ وہ گواہ کسی کے اثر میں آجاتے ہیں تو عدالت کے سامنے کچھ اور بیان دے دیتے ہیں ۔ بیانات میں اختلافات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مقدمات ختم ہوجاتے ہیں ۔ ہر ایک مقدمہ میں جسمیں اس طرح برات عمل میں آتی ہو یہ نتیجہ نکالنا کہ پولیس نے عمداً جھوٹا مقدمہ دائر کیا تھا یہ غلط ہے ۔ یہ ہوسکتا ہے کہ آنریبل ممبر یا دوسرے لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ کوئی خاص مقدمہ عمداً جھوٹے طریقے سے پیش کیا گیا ہوتو بادی النظری طور پر اس پر بھروسہ کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے ۔ ایسی صورت میں اس کی حیثیت الگ طور پر ہوتی ہے لیکن الگ طور پر تحقیقات کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ لیکن جہاں پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہزاروں مقدمات اسی طرح کے کئے جارہے ہیں توکم ازکم میں اس چیز پر بھروسہ نہیں کرسکتا ہے اور بھی بہت سے واقعات بیان کئے گئے ہیں ۔ میں ہر ایک واقعہ کے بارے میں نہیں جانتا کہ ان مقدمات میں کیا ہوا ہے ۔ لیکن عام طور پر یہ کہتا ہوں کہ چاہے وہ مقدمہ سنو

۱۹۵۰ع کا هو ۱۹۵۱ع کا هو یا اس کے پہلے کا هو اگر اوس کے بارے میں پولیس کے پاس مواد هے بادی النظری ایسی شهادت موجود هے اور واقعات سے جرم کی بنیاد ظاهر هوتو ایسی صورت میں پولیس مقدمه دائر کرتی هے - یه کہنا که اس قسم کے مقدمے دائر نہیں کرنا چاهیئے تو میں کہونگا که کم ازکم یه حکومت کی پالیسی نہیں هوسکتی - جب پولیس کہتی هے که همارے پاس مواد هے بادی النظری شهادت موجود هے تو مقدمه دائر کرنے کی اجازت دی جاتی هے - لیکن جهاں بلاوجه پریشان کرنے کیلئے مقدمه چلایا جارها هوتو وهاں هم نے یه کوشش کی که ایسے مقدمات نه چلائے جائیں - لیکن بعض وقت ایسے مقدمات کئی سالوں تک چلتے رهے اورجب همارے سامنے یه چیز آئی اور خود اتھاریٹیز (Authorities) نے جو ذمه دار هیں کہا که اس میں شهادت بادی النظری نہیں هے تو هم نے ایسے مقدمات واپس لے لئے - کیونکه بلاوجه پریشانی هوتی هے - لیکن جهاں کافی شهادت موجود هوتی هے اور عدالت میں یه ثابت هوجاتا هے که اس نے جرم کیا هے تو پھر کسی پالیسی کا کوئی سوال پیدا هی نہیں هوتا اور ثابت نه هونیکی صورت میں مقدمه واپس لے لیا جاتا هے - ایسی صورت میں یه نہیں کہا جاسکتا که پولیس نے محض کینه کی وجه سے مقدمه دائر کیا هے - جب تک کوئی خاص چیز ظاهر نه هو یه الزام نہیں لگایا جاسکتا که گورنمنٹ کی ایسی پالیسی هے - آنریبل ممبر یا کوئی اور ممبر بغیر کسی ثبوت کے ایسا کہه سکتے هیں - لیکن مجھے قطعاً اس چیز سے انکار هے اور میں هاؤس کے سامنے یه ظاهر کرنا چاهتا هوں که کسی کینه یا پالیسی کی بناء پر مقدمات نہیں چل رهے هیں بلکه جرم هورها هے اس وجه سے چل رهے هیں - کیا آنریبل ممبر یه چاهتے هیں که فلاں آدمی کسی پارٹی سے تعلق رکھتا هے اسلئے چاهے اوسنے کتنے هی قتل کا ارتکاب کیا هو کتنی هی ڈکیتیاں کی هوں لیکن اس پر مقدمه نه چلایا جائے - اگر آپ یه چاهتے هیں تو میں کہونگا که یه غلط هے - جهاں تک موجوده حکومت کا تعلق هے وه اس پالیسی پر عمل کریگی که بلا لحاظ اس کے که کوئی شخص کسی پارٹی کا ممبر هے شهادت موجود هوتو مقدمه چلائے - اسکی یه پالیسی رهی هے - اس وقت بھی هے اور آئنده بھی رهیگی - کوئی شخص چاهے وه کانگریس من (Congressman) هو - سوشلسٹ پارٹی کا هو یا کمیونسٹ پارٹی کا - کوئی لیڈر هو یا کوئی ایم - ایل - اے هو اگر وه کوئی تعزیری جرم کرتا هے تو برابر اوس پر مقدمه چلایا جائیگا - تفتیش هوگی - عدالت میں جائیگا اورجو فیصله وهاں هوگا هوگا - عدالتوں پر فیصله کرنے کے لئے گورنمنٹ اپنا انفلونس (Influence) استعمال نہیں کرتی - هماری عدالتیں آج کل کسطرح کام کرتی هیں خود آنریبل ممبرس بھی اوسکے قائل هیں - ایسی صورت میں یه سوال پیدا نہیں هوتا که گورنمنٹ نے اپنی پالیسی کے تحت فلاں پارٹی کے لوگوں پر جھوٹا مقدمه چلایا هے - یه البته کہا جاسکتا هے که بدقسمتی سے بعض لوگ مسلسل جرائم کا ارتکاب کرتے هیں اور اون پر مقدمات چلائے جاتے هیں - انہیں اپنے آپ کو قصوروار سمجھنا چاهیئے جنھوں نے مسلسل جرائم کا ارتکاب کیا هے - جن لوگوں کے بارے میں پولیس کے پاس مواد هے اونکے متعلق تفتیش هوگی - مقدمے دائر هونگے اور عدالت کے تصفیه کے لحاظ سے اوس پر عمل هوگا - گواهوں کے بارے میں

بھی آنریبل ممبر نے کہا - میں چائینا (China) اور رشیا (Russia)
کی بات تو نہیں کرتا لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی پولیس
کے بارے میں عام طور پر شکایتیں ہیں - انگلستان کے مسٹر برٹرنڈ رسل پولیس کے بارے
میں لکھتے ہوئے انڈین پولیس کے بارے میں کہتے ہیں کہ "تھرڈ ڈگری میتھڈس"
(Third degree methods) استعمال میں لائے جاتے ہیں - میں بھی شکایتیں سنتا
ہوں - بہت سے آنریبل ممبرس تجربہ کی بناء پر جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں لیکن سوال
یہ ہے کہ اس مسئلہ کو کسطرح سے حل کیا جائے - میں نے کئی بار کہا ہے کہ اگر کسی
پولیس آفسر نے مار پیٹ کی ہو تو استغاثہ دائر کیا جائے ایسی صورت میں میری طرف سے
کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی - یہ میں نے ہاؤس کے سامنے کئی بار کہا ہے اور اب بھی کہتا
ہوں - اگر یہ چیز عدالت کے سامنے ثابت ہوجائے تو ایسے لوگوں کے خلاف ڈسپلینری
ایکشن (Disciplinary Action) لیا جاتا ہے - لیکن جہاں مار پیٹ کی باتیں ہمارے
سامنے آتی ہیں انتظامی تحقیقات کرنا مشکل ہوجاتا ہے - کسی آنریبل ممبر نے ایک نقل
پڑھ کر کسی گواہ کے متعلق کہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ وہ نام اسمیں نہیں ہے - جو نام
آئے ہیں وہ کاسنا اور گرویا کے ہیں لیکن جو نام آپ نے کہا وہ نہیں ہے - کیا نام بتائے ہیں آپ ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - کاسنا اور گرویا -

شری دگمبر راؤ بندو - جو نقل آپ نے پڑھی ہے کیا وہ انہی سے متعلق ہے ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - جی ہاں -

شری دگمبر راؤ بندو - تو پھر مجھے تفتیش کرنی پڑیگی - میرے پاس جو ریکارڈ آیا
ہے اوس کے لحاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کوئی مقدمہ عدالت کے سامنے نہیں جس
میں اس گواہ نے بیان دیا ہو - البتہ ایک شخص کے بارے میں کہا گیا ہے - دگروسن آف
بالیگا نے عدالت کے سامنے بیان کیا ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - ان پر (۲) مقدمات تھے ان میں سے ایک مقدمہ
کے ضمن میں جو ڈکیتی کا کیس تھا اوسمیں ان دونوں کو گواہوں کے طور پر پولیس کی طرف
سے پیش کیا گیا تھا -

شری دگمبر راؤ بندو - اسکے بارے میں میں دریافت کرونگا لیکن جو ریکارڈ آیا ہے
اوسکے لحاظ سے میں نے کہا ہے - اصل مثل دیکھکر میں مزید تحقیقات کرونگا - لیکن عام
طور پر یہ تجربہ ہے کہ پولیس اگر زیادتی کرے تو دیہاتی لوگ تو خود اپنی طرف سے کچھ
نہیں کرسکتے اس لئے ہمارا کام یہ ہے کہ اون کو مدد دیں - یہ چیز اگر ثابت ہوسکے تو
فوری عدالت میں کارروائی کی جاسکتی ہے - اس خاص صورت میں معلوم ہوتا ہے کہ مطالبہ

میں اس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ میری شکایت ہے اسکی تحقیقات کیجائے - لیکن عدالت نے تحقیقات کرنا اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ اوس نے کہا کہ میری کوئی شکایت نہیں ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اوسکا بیان ہے کہ سب انسپکٹر صاحب نے مارا ہے -

شری دگمبر راؤ بندو - عدالت نے کیوں کارروائی نہیں کی میں اوسی کا جواب دے رہا تھا - وہ ایک خاص صورت ہے اسکے بارے میں انتظامی کارروائی کی جاسکتی ہے - عدالت میں جب کوئی معاملہ آتا ہے اور گواہ کوئی شکایت بیان کرتا ہے تو وہ خود استغاثہ بن جاتا ہے اور عدالت اس بارے میں تحقیقات کرتی ہے - اس خاص صورت میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عدالت نے کیوں اس پر عمل نہیں کیا - یہ ایک الگ معاملہ ہے - ہائی کورٹ اور محکمہ بالا سے یہ مسئلہ متعلق ہوسکتا ہے - اونکی توجہ اس معاملہ کی طرف دلائی جاسکتی ہے - مجھے اس سے بڑھکر اس معاملہ میں کچھ اور کہنا نہیں ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آنریبل منسٹر نے فرمایا کہ حکومت کی یہ پالیسی نہیں کہ ایک خاص پارٹی کے ضمن میں ڈسکریمنیشن (Discrimination) کیا جائے - میں ایسی مثالیں پیش کرسکتا ہوں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن پر مقدمات چل رہے تھے لیکن اون لوگوں کو یہ اشیورنس (Assurance) دیا گیا کہ وہ کانگریس پارٹی میں جائیں تو مقدمہ اٹھالیا جائیگا - میں کئی مثالیں دے سکتا ہوں - وینکائل پانی کشٹیا جو حضور نگر کا ہے جب اوس نے سفید ٹوپی پہن لی تو اوسپر مقدمہ نہیں چلایا گیا - اور بھی بہت سے ایسے ہی مقدمے ہیں - چونکہ آپ ثبوت طلب فرمارہے ہیں اسلئے میں یہ آپ کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں - جیل میں جو لوگ ہیں اون کے اسٹیٹمنٹس اخباروں میں جاتے ہیں کہ ہم نے فلاں پارٹی سے قطع تعلق کرلیا ہے اور کانگریس میں شریک ہوگئے ہیں - اس طریقہ سے کاروبار ہورہے ہیں کیا یہ ڈسکریمنیشن نہیں - کیا حکومت جان بوجھکر ایسی پالیسی اختیار نہیں کررہی ہے -

شری دگمبر راؤ بندو- اس سلسلہ میں حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا - اگر کسی انڈیویجول کیس کے بارے میں ریپریزنٹیشن (Representation) ہوتو میں ضرور غور کرتا ہوں -

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے - گوبند نائیڈو کے بارے میں یہ چیز دیکھی گئی تھی کہ اوس نے ۳۰ کیسس دائر کئے تھے (۲۹) کیسس فیل ہوگئے - یہ آفیسر مسلسل کیسس دائر کرتا ہے - (۹۰) پرسنٹ کیسس اوسکے فیل ہوجاتے ہیں کیا اس پر اسٹپس (Steps) لینا ضروری نہیں سمجھا جاتا - ورنگل میں کیا تمام جھوٹے کیسس نہیں لائے گئے - کیا اسکے بارے میں حکومت سمجھتی ہے کہ کوئی اسٹپ نہیں لیا جاسکتا -

شری دگمبر راؤ بندو- یہ معاملہ میرے سامنے نہیں آیا - آنریبل ممبر اسکے متعلق کوئی نقل یا کوئی حوالہ دیں تو انتظامی کارروائی ہوسکتی ہے - ایسا آفیسر جس کے (۹۰)

پرسنٹ کیسس فیل ہوجاتے ہیں تو وہ کوئی ان افیشنٹ (Inefficient) آفیسر ہوگا - اس سے بڑھکر کوئی نتیجہ نہیں نکلا جاسکتا - یہ ایک الگ سوال ہے اسکے بارے میں ضروری دریافت کی جاسکتی ہے -

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवराओी) :–अशा तऱ्हेने किसान सभेच्या कार्यकर्त्यांना त्रास देण्याच्या दृष्टीने बीड जिल्ह्यांत विनाकारण त्यांच्यावर फाल्स् केसेस लावून त्यांना तुरुंगांत डांबून त्यांना त्रास देण्यांत येतो. या वरून हे सिद्ध होत नाहीं काय की हे अधिकारी फाल्स् केसेस लावून कार्यकर्त्यांना विनाकारण त्रास देतात. म्हणून त्यांना मिनिस्टर साहेबांनी त्यांना वार्निंग द्यावी. या बाबतींत मिनिस्टर साहेबांनी बिड जिल्ह्यांतील लोकांचे अेक शिष्ट मंडळ ही भेटले होते.

شری دگمبر راؤ بندو - محض اس وجہ سے کہ کوئی ڈیپوٹیشن (Deputation) مجھ سے ملا ہے یہ نتیجہ نہیں نکلا جاسکتا کہ در اصل اون کا کہنا صحیح ہے - جب تک اسکی تحقیقات نہ ہو مجھے اطمینان نہیں ہوتا - بغیر اسکے میں یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ جو مقدمہ دائر کیا جاتا ہے وہ جھوٹا ہوتا ہے - بعض مواقع پر یہ ہوسکتا ہے کہ آفیسر کے سامنے جو واقعات آتے ہیں اونکی بناء پر قانون کی خلاف ورزی کرنے والا ایک گروہ زد میں آتا ہے جو کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے - چنانچہ میں نے کسی ایک سوال کے جواب میں فیگرس دئے تھے کہ نلگنڈہ ضلع میں خود کانگریس ورکرس کے خلاف کتنے مقدمات دائر کئے گئے - جب کوئی گروہ مسلسل قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو آفیسر اوس کے متعلق کوئی نہ کوئی کارروائی کرتا ہے - اوسکا چالان پیش کرتا ہے یا انسدادی کارروائی کرتا ہے - نلگنڈہ ضلع کے تعلق سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ دونوں طرف کے لوگوں کی جانب سے قانون کی خلاف ورزیاں ہوئی تھیں ان کے خلاف برابر مقدمات دائر کئے گئے - ۳۰-۴۰ آدمی ادھر کے ۳۰-۴۰ آدمی اودھر کے مقدمات میں ماخوذ ہوئے - اون کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے - اب دونوں طرف سے یہ مانگ آرہی ہے کہ جتنے مقدمات ہیں اٹھالئے جائیں - فضا اچھی بن گئی ہے - ہم نے سمجھا کہ کوئی حرج نہیں ہے مقدمات اٹھالئے جاسکتے ہیں - کیونکہ دونوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب فضاء صاف ہوگئی ہے، اب آگے نہیں بڑھنا چاہئے - میں حکومت کی پالیسی واضح کررہا ہوں - وہ پالیسی یہ ہے کہ جہاں انفرادی مقدمات ہوتے ہیں وہاں ان ہی بیسس (Basis) پر غور کیا جاتا ہے -

Shri Sesh Rao Waghmare rose

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ڈسکشن میں حصہ لینے کے لئے قبل از قبل انٹیمیٹ (In-timate) کرنا پڑتا ہے - اس لئے اب ہم اڈجرن ہونگے - آج جو لیپریسی بل انٹراڈیوس ہوا ہے اوس کی فرسٹ ریڈنگ کل ہوگی اور ڈسکشن ہوگا - اسکے متعلق کل بارہ بجے تک امنڈمنٹس پیش ہونے چاہئیں - کل ڈھائی بجے ہم ملینگے -

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Wednesday, the 7th October, 1953.